سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا واچالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ وہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ کئی

مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ

راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور تمہاری

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١

نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو روزگار کے لیے بنایا ف۱۲

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا

اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں بنیں ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور پھر

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ

بدلیوں سے زور کا پانی اترا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج اور سبزہ اور گھنے باغ

اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

ف۱۵ بیشک فیصلہ کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائے گا ف۱۷

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّسُيِّرَتِ

تو تم چلے آؤ گے ف۱۸ فوج فوج اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا ف۱۹ اور پہاڑ چلائے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ

جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا۔ بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا

مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝٢٤

ٹھکانا اس میں قرنوں رہیں گے ف۲۰ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو

ف۱ سورۂ نبا اس کو سورۂ تساؤل اور سورۂ عم یتساءلون بھی کہتے ہیں یہ سورۂ مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں ف۲ کفارِ قریش۔

ف۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہلِ مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انھیں سنایا تو ان میں باہم گفتگو میں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں اس آیت میں ان گفتگوؤں کا بیان ہے اور اور تفخیم شان کے لیے استفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جس میں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے۔

ف۴ بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا مسئلہ۔

ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن۔

ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کے لیے پیدا کرنے پر قادر ہے۔

ف۷ کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو۔

ف۸ جن سے زمین ثابت و قائم رہے۔

ف۹ ہر دو عورت۔

ف۱۰ تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو۔

ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپاتی ہے

ف۱۲ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو۔

ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں۔

ف۱۴ یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی۔

ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیز ان اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بے کار نہیں ہوتا اور اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل اس برہان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ف۱۶ ثواب و عذاب کے لیے ف۱۷ مراد اس سے نفخۂ اخیرہ ہے ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لیے موقف کی طرف ف۱۹ اور اس میں راہیں بن جائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے۔

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ

مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلہ ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا

حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾

ف۲۲ اور انھوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۲۳ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

ف۲۴ اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۲۵

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾ لَا

باغ ہیں ف۲۶ اور انگور اور اُٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۲۷ جس

يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا ف۲۸ صلہ تمہارے رب کی طرف سے ف۲۹ نہایت کافی

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ

عطا۔ وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار

خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا

نہ رکھیں گے ف۳۰ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا ف۳۱ مگر

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

جسے رحمٰن نے اذن دیا ف۳۲ اور اس نے ٹھیک بات کہی ف۳۳ وہ سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَوْمَ

رب کی طرف راہ بنالے ف۳۴ ہم تمہیں ف۳۵ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آگیا

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

ف۳۶ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۳۷ اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا ف۳۸

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاٰيَاتُهَا اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نازعات مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اُٹھنے کے مُنکر تھے ف۲۳ لوح محفوظ میں ف۲۴ ان کے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ہم ان پر جزا دیں گے اور آخرت میں وقت عذاب ان سے کہا جائے گا۔

ف۲۵ جنّت میں جہاں انھیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی۔

ف۲۶ جن میں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت۔

ف۲۷ شراب نفیس کا۔

ف۲۸ یعنی جنّت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی ع۱ نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا۔

ف۲۹ تمہارے اعمال کا۔

ف۳۰ بسبب اس کے خوف کے۔

ف۳۱ اس کے رعب جلال سے۔

ف۳۲ کلام یا شفاعت کا

ف۳۳ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مراد ہے۔

ف۳۴ عمل صالح کرکے تاکہ عذاب سے محفوظ رہے۔

ف۳۵ اے کافرو۔

ف۳۶ مراد اس سے عذاب آخرت ہے۔

ف۳۷ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روزِ قیامت دیکھے گا۔

ف۳۸ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روزِ قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انھیں ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اُسے بدلہ دیا جائے گا اس کے بعد وہ سب خاک کر دیئے جائیں گے یہ دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دُنیا میں بھی خاک کر دیا جاتا بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ مومنین پر ع۲ اللہ تعالیٰ کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کیے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کیے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور ان کی ایمان دار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدّت عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کہ کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا۔

ف۱ سورۂ النازعات مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ستانوے کلمے سات سو ترپین حرف ہیں۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ

قسم ان کی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں ف۵ پھر آگے بڑھ کر

سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا

جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائیگی تھرتھرانیوالی ف۸ اُسکے

الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ یَقُوْلُوْنَ

پیچھے آئیگی پیچھے آنیوالی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰ کافر کہتے ہیں

ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا

کیا ہم پھر اُلٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۱ کیا جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے ف۱۲ بولے یوں تو

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ

یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۳ تو وہ ف۱۴ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۵ جبھی وہ کھلے

بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ

میدان میں آ پڑے ہونگے ف۱۶ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۷ جب اُسے اُس کے رب

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ

نے پاک جنگل طوٰی میں ف۱۸ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۱۹ اس سے

هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ

کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۱ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۲ پھر

الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ

موسیٰ نے اُسے بہت بڑی نشانی دکھائی ف۲۳ اس پر اس نے جھٹلایا ف۲۴ اور نافرمانی کی پھر پیٹھ دی ف۲۵ اپنی کوشش میں لگا ف۲۶ تو

فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ

لوگوں کو جمع کیا ف۲۷ پھر پکارا پھر بولا میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں ف۲۸ تو اللہ نے اُسے دُنیا و آخرت دونوں کے

وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا

عذاب میں پکڑا ف۲۹ بیشک اس میں سیکھ ملتا ہے اُسے جو ڈرے ف۳۰ کیا تمہارا بنانا ف۳۱

ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی ف۴ یعنی مومنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں ف۵ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مومنین کی روحیں لے کر (کمارڈی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ف۶ اپنی خدمت پر جس کے مامور ہیں (روح البیان) ف۷ یعنی امور دنیویہ کے انتظام جو ان سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں یہ قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اولیٰ سے اضطراب میں آجائے گی اور تمام خلق مر جائے گی۔

ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذنِ الٰہی زندہ کر دی جائیگی ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔

ف۱۰ اس دن کی ہول اور دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا۔

ف۱۱ جو مرنے کے بعد اُٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اُٹھائے جاؤ گے تو۔

ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کیے جائیں گے

ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کیے جائیں گے۔

ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اُٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اس کی تکذیب کرتے رہے۔ یہ مقولہ ان کا بطریق استہزاء تھا اس پر انھیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔

ف۱۵ نفخۂ اخیرہ۔

ف۱۶ جس سے سب جمع کر لیے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا

ف۱۷ زندہ ہو کر۔

ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسکین کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں۔

ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے۔

ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں حد سے گزر گیا۔

ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے۔

ف۲۲ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف۔

ف۲۳ اس کے عذاب سے۔

ف۲۴ ید بیضا اور عصا۔

ف۲۵ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو۔

ف۲۶ یعنی ایمان سے اعراض کیا۔

ف۲۷ فساد انگیزی کی۔

ف۲۸ یعنی جادوگروں کو اور اپنے لشکروں کو ف۲۹ یعنی میرے اوپر اور کوئی رب نہیں ف۳۰ دنیا میں غرق کیا اور آخرت میں دوزخ میں داخل فرمائے گا ف۳۱ اللہ عزوجل سے اس کے بعد منکرین بعث کو عتاب فرمایا جاتا ہے ف۳۲ تمہارے مرنے کے بعد۔

اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ

مشکل یا آسمان کا اللہ نے اسے بنایا۔ اس کی چھت اونچی کی ف۳۳ پھر اسے ٹھیک کیا ف۳۴ اس کی رات اندھیری

ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا

کی اور اس کی روشنی چمکائی ف۳۵ اور اس کے بعد زمین پھیلائی ف۳۶ اس میں سے ف۳۷ اس کا پانی اور

وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ

چارہ نکالا ف۳۸ اور پہاڑوں کو جمایا ف۳۹ تمہارے اور تمہارے چوپاؤں کے فائدہ کو۔ پھر جب آئے

الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ

گی وہ عالم مصیبت سب سے بڑی ف۴۰ اس دن آدمی یاد کریگا جو کوشش کی تھی ف۴۱ اور جہنم ہر دیکھنے والے پر ظاہر

لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

کی جائے گی ف۴۲ تو وہ جس نے سرکشی کی ف۴۳ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ف۴۴ تو بیشک جہنم ہی اس کا

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾

ٹھکانا ہے۔ اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا ف۴۵ اور نفس کو خواہش سے

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ

روکا ف۴۶ تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے ف۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے۔

اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ

تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق ف۴۸ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے۔ تم تو فقط اسے ڈرانے والے ہو جو اس

يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ف۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ ۲ اِلخ

سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اس کے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴

ف۳۳ بغیر ستون کے ف۳۴ ایسا کہ اس میں کہیں کوئی خلل نہیں ف۳۵ نور آفتاب کو ظاہر فرما کر ف۳۶ جو پیدا تو آسمان سے پہلے فرمائی گئی تھی مگر پھیلائی نہ گئی تھی ف۳۷ چشمے جاری فرما کر ف۳۸ جسے جاندار کھاتے ہیں۔

ف۳۹ روئے زمین پر تاکہ اس کو سکون ہو۔

ف۴۰ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس میں مردے اٹھائے جائیں گے

ف۴۱ دنیا میں نیک یا بد۔

ف۴۲ اور تمام خلق اس کو دیکھے۔

ف۴۳ حد سے گزرا اور کفر اختیار کیا۔

ف۴۴ آخرت پر اور شہوات کا تابع ہوا۔

ف۴۵ اور اس نے جانا کہ اُسے روز قیامت اپنے رب کے حضور حساب کے لیے حاضر ہونا ہے۔

ف۴۶ حرام چیزوں کی۔

ف۴۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ کے کافر۔

ف۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض۔

ف۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ

ف۱ سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے پانچ سو تینتیس حرف ہیں۔

ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

ف۳ یعنی عبداللہ بن ام مکتوم شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی بن خلف اور امیہ بن خلف اشراف قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمایئے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اس سے قطع کلام ہوگا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرہ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبداللہ بن ام مکتوم کی مخدوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ ابن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے ف۴ گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر۔

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝۴ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝۵ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝۶

یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پروا بنتا ہے و۵ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو و۶

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝۷ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۸ وَهُوَ يَخْشٰى ۝۹

اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو و۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا و۸ اور وہ ڈر رہا ہے و۹

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲ فِيْ

تو اُسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں و۱۰ یہ تو سمجھانا ہے و۱۱ تو جو چاہے اُسے یاد کرے و۱۲ ان

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝۱۴ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍۭ

صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں و۱۳ بلندی والے و۱۴ پاکی والے و۱۵ ایسوں کے ہاتھ لکھے ہوئے جو کرم

بَرَرَةٍ ۝۱۶ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝۱۷ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝۱۸ مِنْ نُّطْفَةٍ

والے نیکوں والے و۱۶ آدمی مارا جائے کیا ناشکرا ہے و۱۷ اُسے کاہے سے بنایا پانی کی بوند سے اسے

خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝۱۹ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝۲۰ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝۲۱ ثُمَّ اِذَا شَآءَ

پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا و۱۸ پھر اسے راستہ آسان کیا و۱۹ پھر اُسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا و۲۰ پھر

اَنْشَرَهٗ ۝۲۲ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝۲۳ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝۲۴ اَنَّا

جب چاہا اسے باہر نکالا و۲۱ کوئی نہیں اس نے ابتک پورا نہ کیا جو اسے حکم ہوا تھا و۲۲ تو آدمی کو چاہیئے اپنے کھانوں کو دیکھے

صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝۲۵ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝۲۶ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝۲۷

و۲۳ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا و۲۴ پھر زمین کو خوب چیرا تو اس میں اگایا ناج

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝۲۸ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝۲۹ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝۳۰ وَّفَاكِهَةً

اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے

وَّاَبًّا ۝۳۱ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۲ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝۳۳ يَوْمَ يَفِرُّ

اور دوب تمہارے فائدے کو اور تمہارے چوپاؤں کے پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ و۲۵ اس

الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝۳۴ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝۳۵ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝۳۶ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورو اور بیٹوں سے و۲۶ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے

و۵ اللہ تعالیٰ سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے

و۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو

و۷ ایمان لاکر اور ہدایت پاکر کیونکہ آپ کے ذمہ دعوت دینا اور پیام الٰہی پہنچا دینا ہے۔

و۸ یعنی ابن ام مکتوم۔

و۹ اللہ عزوجل سے۔

و۱۰ ایسا نہ کیجیے۔

و۱۱ یعنی آیات قرآن مخلوق کے لیے نصیحت ہیں۔

و۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو۔

و۱۳ اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

و۱۴ رفیع القدر

و۱۵ کہ انھیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔

و۱۶ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور وہ فرشتے ہیں جو اس کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں۔

و۱۷ کہ اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے نہایت احسانوں کے باوجود کفر کرتا ہے۔

و۱۸ کبھی نطفہ کی شکل میں کبھی علقہ کی صورت میں کبھی مضغہ کی شان میں تکمیل آفرینش تک۔

و۱۹ ماں کے پیٹ سے برآمد ہونے کا۔

و۲۰ کہ بعد موت بے عزت نہ ہو۔

و۲۱ یعنی بعد موت حساب و جزا کے لیے پھر اس کے واسطے زندگانی مقرر کی۔

و۲۲ اس کے رب کا یعنی کافر ایمان لاکر حکم الٰہی کو بجا نہ لایا۔

و۲۳ جنھیں کھاتا ہے اور جو اس کی حیات کا سبب ہیں کہ ان میں اس کے رب کی قدرت ظاہر ہے کس طرح جزو بدن ہوتے ہیں اور کس نظام عجیب سے کام میں آتے ہیں اور کس طرح رب عزوجل عطا فرماتا ہے ان حکمتوں کا بیان فرمایا جاتا ہے۔

و۲۴ بادل سے

و۲۵ یعنی قیامت کے نفخۂ ثانیہ کی ہولناک آواز جو مخلوق کو بہرا کردے گی۔

و۲۶ ان میں سے کسی کی طرف ملتفت نہ ہوگا اپنی ہی پڑی ہوگی۔

يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾

کہ وہی اسے بس ہے ف۲۷ کتنے مُنہ اس دن روشن ہوں گے ف۲۸ ہنستے خوشیاں مناتے ف۲۹

وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

اور کتنے مونہوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے ف۳۰ یہ وہی ہیں کافر بدکار

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ تکویر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انتیس آیتیں ہیں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ

جب دھوپ لپیٹی جائے ف۲ اور جب تارے جھڑ پڑیں ف۳ اور جب پہاڑ چلائے جائیں

سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾ وَ

ف۴ اور جب تھلکی اونٹنیاں ف۵ چھوٹی پھریں ف۶ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں ف۷ اور

إِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ﴿٨﴾

جب سمندر سلگائے جائیں ف۸ اور جب جانوں کے جوڑ بنیں ف۹ اور جب زندہ دبائی ہوئی سے

بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾

پوچھا جائے ف۱۰ کس خطا پر ماری گئی ف۱۱ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جب آسمان جگہ سے کھینچ لیا جائے

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا

ف۱۲ اور جب جہنم بھڑکائی جائے ف۱۳ اور جب جنت پاس لائی جائے ف۱۴ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو

أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا

حاضر لائی ف۱۵ تو قسم ہے ان ف۱۶ کی جو الٹے پھریں سیدھے چلیں تھم رہیں ف۱۷ اور رات کی جب بیٹھے

عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي

دے ف۱۸ اور صبح کی جب دم لے ف۱۹ بیشک یہ ف۲۰ عزت والے رسول ف۲۱ کا پڑھنا ہے جو

قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا

قوت والا ہے مالک عرش کے حضور عزت والا وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے ف۲۲ امانت دار ہے ف۲۳ اور تمہارے

ف۲۷ قیامت کا حال اور اس کے اہوال بیان فرمانے کے بعد مکلفین کا ذکر فرمایا جاتا ہے کہ وہ دو قسم کے ہیں سعید اور شقی جو سعید ہیں ان کا حال ارشاد ہوتا ہے ف۲۸ نور ایمان سے یا شب کی عبادتوں سے یا وضو کے آثار سے ف۲۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم اور اس کی رضا پر اس کے بعد اشقیاء کا حال بیان فرمایا جاتا ہے ف۳۰ ذلیل حال وحشت زدہ صورت۔

ف۱ سورہ کورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس آیتیں ایک سو چار کلمے پانچ سو تیس حرف ہیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے پسند ہو کہ روز قیامت کو ایسا دیکھ گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو چاہیئے کہ سورۂ اذا الشمس کورت اور سورۂ اذا السماء انفطرت اور سورۂ اذا السماء انشقت پڑھے (ترمذی)

ف۲ یعنی آفتاب کا نور زائل ہو جائے۔

ف۳ بارش کی طرح آسمان سے زمین پر گر پڑیں اور کوئی تارا اپنی جگہ باقی نہ رہے۔

ف۴ اور غبار کی طرح ہوا میں اڑتے پھریں۔

ف۵ جن کے حمل کو دس مہینے گزر چکے ہوں اور بیاہنے کا وقت قریب آگیا ہو۔

ف۶ نہ ان کا کوئی چرانے والا ہو نہ نگراں اس روز کی دہشت کا یہ عالم ہو اور لوگ اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں کہ ان کی پروا کرنے والا کوئی نہ ہو۔

ف۷ روز قیامت بعد بعث کہ ایک دوسرے سے بدلہ لیں پھر خاک کر دیئے جائیں۔

ف۸ پھر وہ خاک ہو جائیں۔

ف۹ اس طرح کہ نیک نیکوں کے ساتھ ہوں اور بد بدوں کے ساتھ یا یہ معنی کہ جانیں اپنے جسموں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ اپنے عملوں سے ملا دی جائیں یا یہ کہ ایمانداروں کی جانیں حوروں کے اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں۔

ف۱۰ یعنی اس لڑکی سے جو زندہ دفن کی گئی ہو جیسا کہ عرب کا دستور تھا کہ زمانۂ جاہلیت میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔

ف۱۱ یہ سوال قاتل کی توبیخ کے لیے ہے تاکہ وہ لڑکی جواب دے کہ میں بے گناہ ماری گئی۔

ف۱۲ جیسے ذبح کی ہوئی بکری کے جسم سے کھال کھینچ لی جاتی ہے

ف۱۳ دشمنانِ خدا کے لیے۔

ف۱۴ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے۔

ف۱۵ انکی یا بدی۔ ف۱۶ ستاروں۔

ف۱۷ یہ پانچ ستارے ہیں جنہیں خمسہ متحیرہ کہتے ہیں زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد (کذا روی عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ف۱۸ اور اس کی تاریکی ہلکی پڑے ف۱۹ اور اس کی روشنی خوب پھیلے ف۲۰ قرآن شریف۔ ف۲۱ حضرت جبریل علیہ السلام ف۲۲ یعنی آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں ف۲۳ وحی الٰہی کا۔

صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى

صاحب ف۲۴ مجنون نہیں ف۲۵ اور بیشک انھوں نے اسے ف۲۶ روشن کنارہ پر دیکھا ف۲۷ اور یہ نبی غیب

الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ

بتانے میں بخیل نہیں اور قرآن مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں پھر کدھر جاتے

تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ

ہو ف۲۸ وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہان کے لیے اس کے لیے جو تم میں سیدھا ہونا

يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

چاہے ف۲۹ اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ الانفطار مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر بہا دیئے

فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾

جائیں ف۲ اور جب قبریں کریدی جائیں ف۳ جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا ف۴ اور جو پیچھے ف۵

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے ف۶ جس نے تجھے پیدا کیا ف۷ پھر ٹھیک بنایا ف۸

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ

پھر ہموار فرمایا ف۹ جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دیا ف۱۰ کوئی نہیں ف۱۱ بلکہ تم انصاف ہونے

بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ

کو جھٹلاتے ہو ف۱۲ اور بیشک تم پر کچھ نگہبان ہیں ف۱۳ معزز لکھنے والے ف۱۴ جانتے ہیں جو

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

کچھ تم کرو ف۱۵ بیشک نیکوکار ف۱۶ ضرور چین میں ہیں ف۱۷ اور بیشک بدکار ف۱۸ ضرور دوزخ میں ہیں

ف۱ سورۂ انفطار مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں اسّی کلمے تین سو ستائیس حرف ہیں۔

ف۲ اور شیریں و شور سب مل کر ایک ہو جائیں۔

ف۳ اور ان کے مُردے زندہ کر کے نکالے جائیں۔

ف۴ عمل نیک یا بد

ف۵ چھوڑی نیکی یا بدی اور ایک قول یہ ہے کہ جو آگے بھیجا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے میراث۔

ف۶ کہ تو نے باوجود اس کے نعمت و کرم کے اس کا حق نہ پہچانا اور اس کی نافرمانی کی۔

ف۷ اور نیست سے ہست کیا۔

ف۸ سالم الاعضاء سُنتا دیکھتا۔

ف۹ اعضاء میں مناسبت رکھی۔

ف۱۰ لمبا یا ٹھِنگنا خوب رُو یا کم رو گورا یا کالا مرد یا عورت۔

ف۱۱ تمھیں اپنے رب کے کرم پر مغرور نہ ہونا چاہیئے۔

ف۱۲ اور روزِ جزاء کے منکر ہو۔

ف۱۳ تمہارے اعمال و اقوال کے اور وہ فرشتے ہیں۔

ف۱۴ تمہارے عملوں کے۔

ف۱۵ نیکی یا بدی ان سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔

ف۱۶ یعنی مومنین صادق الایمان۔

ف۱۷ جنّت میں۔

ف۱۸ کافر۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

الصاف کے دن اس میں جائیں گے اور اس سے کہیں چھپ نہ سکیں گے اور تو کیا جانیں

مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا

کیسا انصاف کا دن پھر تو کیا جانے کیسا انصاف کا دن جس دن کوئی

تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی ف۱۹ اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مطففین مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا اس میں چھتیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

اور جب انھیں ماپ تول کردیں کم کردیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾

اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے ف۲ جس دن سب لوگ ف۳ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۸﴾

بیشک کافروں کی لکھت ف۴ سب سے نیچی جگہ سجین میں ہے ف۵ اور تو کیا جانے سجین کیسی ہے ف۶

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۷ اس دن ف۸ جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى

ہیں ف۹ اور اسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش ف۱۰ جب اس پر

عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہے ف۱۱ اگلوں کی کہانیاں ہیں کوئی نہیں ف۱۲ بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا

ف۱ سورۂ مطففین ایک قول میں مکیہ ہے اور ایک میں مدنیہ اور ایک قول یہ ہے کہ زمانۂ ہجرت میں مکۂ مکرمہ و مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی اس سورت میں ایک رکوع چھتیس آیتیں ایک سو انہتر کلمے اور سات سو تیس حرف ہیں شانِ نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو یہاں کے لوگ پیمانہ میں خیانت کرتے تھے بالخصوص ایک شخص ابو جہینہ ایسا تھا کہ وہ دو پیمانے رکھتا تھا لینے کا اور دینے کا اور ان لوگوں کے حق میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انھیں پیمانے میں عدل کرنے کا حکم دیا گیا۔

ف۲ یعنی روزِ قیامت اس روز ذرّہ ذرّہ کا حساب کیا جائے گا۔

ف۳ اپنی قبروں سے اُٹھ کر۔

ف۴ یعنی ان کے اعمال نامے۔

ف۵ سجین ساتویں زمین کے اسفل میں ایک مقام ہے جو ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

ف۶ یعنی وہ نہایت ہی ہول و ہیبت کا مقام ہے۔

ف۷ جو نہ مٹ سکتا ہے نہ بدل سکتا ہے۔

ف۸ جبکہ وہ نوشتہ نکالا جائے گا۔

ف۹ اور روزِ جزا یعنی قیامت کے منکر ہیں۔

ف۱۰ حد سے گزرنے والا۔

ف۱۱ ان کی نسبت کہ یہ۔

ف۱۲ اس کا کہنا غلط ہے۔

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

دیا ہے ان کی کمائیوں نے ف۱۳ ہاں ہاں بیشک وہ اس دن ف۱۴ اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں ف۱۵

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ

پھر بیشک انھیں جہنم میں داخل ہونا پھر کہا جائے گا یہ ہے وہ ف۱۶ جسے تم جھٹلاتے

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا

تھے ف۱۷ ہاں ہاں بے شک نیکوں کی لکھت ف۱۸ سب سے اونچی محل علیین میں ہے ف۱۹ اور تو کیا جانے

عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ

علیین کیسی ہے ف۲۰ وہ لکھت ایک مہر کیا نوشتہ ہے ف۲۱ کہ مقرب ف۲۲ جس کی زیارت کرتے ہیں بیشک نیکو کار ضرور

نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ

چین میں ہیں تختوں پر دیکھتے ہیں ف۲۳ تو ان کے چہروں میں چین کی تازگی

النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِيْ

پہچانے ف۲۴ ستھری شراب پلائے جائیں گے جو مہر کی ہوئی رکھی ہے ف۲۵ اس کی مہر مشک پر ہے اور

ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا

اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے ف۲۶ اور اس کی ملونی تسنیم سے ہے ف۲۷ وہ چشمہ

يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

جس سے مقربان بارگاہ پیتے ہیں ف۲۸ بے شک مجرم لوگ ف۲۹ ایمان والوں سے ف۳۰ ہنسا کرتے

اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى

تھے اور جب وہ ف۳۱ ان پر گزرتے تو یہ آپس میں ان پر آنکھوں سے اشارے کرتے ف۳۲ اور جب ف۳۳

اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ

اپنے گھر پلٹتے خوشیاں کرتے پلٹتے ف۳۴ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں

لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ

ف۳۵ اور یہ ف۳۶ کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہ بھیجے گئے ف۳۷ تو آج ف۳۸ ایمان والے کافروں سے ہنستے ہیں

ف۱۳ ان معاصی اور گناہوں نے جو وہ کرتے ہیں یعنی اپنے اعمال بد کی شامت سے ان کے دل زنگ خوردہ اور سیاہ ہو گئے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اس کے دل میں ایک نقطہ سیاہ پیدا ہوتا ہے جب اس گناہ سے باز آتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رین یعنی وہ زنگ ہے جس کا آیت میں ذکر ہوا (ترمذی) ف۱۴ یعنی روز قیامت ف۱۵ جیسا کہ دنیا میں اس کی توحید سے محروم رہے

مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومنین کو آخرت میں دیدار الٰہی کی نعمت میسر آئے گی کیونکہ محرومی دیدار سے کفار کی وعید میں ذکر کی گئی اور جو چیز کفار کے لیے وعید و تہدید ہو وہ مسلمان کے حق میں ثابت نہیں ہو سکتی تو لازم آیا کہ مومنین کے حق میں محرومی ثابت نہ ہو حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب اس نے اپنے دشمنوں کو اپنے دیدار سے محروم کیا تو دوستوں کو اپنی تجلی سے نوازے گا اور اپنے دیدار سے سرفراز فرمائے گا۔

ف۱۶ عذاب

ف۱۷ دنیا میں۔

ف۱۸ یعنی مومنین صادقین کے اعمال نامے۔

ف۱۹ علیین ساتویں آسمان میں زیر عرش ہے۔

ف۲۰ یعنی اس کی شان عجیب عظمت والی ہے۔

ف۲۱ علیین میں اس میں ان کے اعمال لکھے ہیں۔

ف۲۲ فرشتے۔

ف۲۳ اللہ تعالیٰ کے اکرام اور اس کی نعمتوں کو جو اس نے انھیں عطا فرمائیں اور اپنے دشمنوں کو جو طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہیں۔

ف۲۴ کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرور قلب کے آثار ان چہروں پر نمایاں ہوں گے۔

ف۲۵ کہ ابرار ہی اس کی مہر توڑیں گے

ف۲۶ طاعات کی طرف سبقت کر کے اور برائیوں سے باز رہ کر ف۲۷ جو جنت کی شرابوں میں اعلیٰ ہے۔

ف۲۸ یعنی مقربین خالص شراب تسنیم پیتے ہیں اور باقی جنتیوں کی شرابوں میں شراب تسنیم ملائی جاتی ہے۔

ف۲۹ مثل ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ رؤسا کفار کے۔

ف۳۰ مثل حضرت عمار و خباب و صہیب و بلال وغیرہ فقرا مومنین کے۔

ف۳۱ مومنین۔

ف۳۲ بطریق طعن و عیب کے شان نزول منقول ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت میں تشریف لے جا رہے تھے منافقین نے انھیں دیکھ کر آنکھوں سے اشارے کیے اور مسخرگی سے ہنسے اور آپس میں ان حضرات کے حق میں بیہودہ کلمات کہے تو اس سے پہلے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں یہ آیتیں نازل ہوئیں ف۳۳ کفار ف۳۴ یعنی مسلمانوں کو برا کہہ کر آپس میں ان کی ہنسی بناتے اور خوش ہوتے ف۳۵ کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور دنیا کی لذتوں کو آخرت کی امیدوں پر چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ف۳۶ کفار ف۳۷ کہ ان کے احوال و اعمال پر گرفت کریں بلکہ انھیں اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے وہ اپنا حال درست کریں دوسروں کو بے وقوف بتانے اور ان کی ہنسی اڑانے سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں ف۳۸ یعنی روز قیامت۔

يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

ف۳۹ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں ف۴۰ کیوں کچھ بدلہ ملا کافروں کو اپنے کیے کا ف۴۱

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ انشقاق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اور اس میں پچیس ۲۵ آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان شق ہو ف۲ اور اپنے رب کا حکم سنے ف۳ اور اُسے سزاوار یہی ہے اور جب زمین دراز

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾

کی جائے ف۴ اور جو کچھ اس میں ہے ف۵ ڈال دے اور خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے ف۶ اور اُسے سزاواری یہی ہے ف۷

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے آدمی بیشک تجھے اپنے رب کی طرف ف۸ ضرور دوڑنا ہے پھر اس سے ملنا ف۹ تو وہ جو اپنا نامہ

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ

اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے ف۱۰ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا ف۱۱ اور اپنے گھر والوں

اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا

کی طرف ف۱۲ شاد شاد پلٹے گا ف۱۳ اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے ف۱۴ وہ عنقریب موت مانگے

ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

ف۱۵ اور بھڑکتی آگ میں جائیگا بے شک وہ اپنے گھر میں ف۱۶ خوش تھا ف۱۷ وہ سمجھا کہ اُسے پھرنا نہیں

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾

ف۱۸ ہاں کیوں نہیں ف۱۹ بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے تو مجھے قسم ہے شام کے اُجالے کی ف۲۰

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾

رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں ف۲۱ اور چاند کی جب پورا ہو ف۲۲ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے ف۲۳

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ السجدة

تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لاتے ف۲۴ اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے ف۲۵

ف۲۹ جیسا کافر دُنیا میں مسلمانوں کی غربت و محنت پر ہنستے تھے یہاں معاملہ برعکس ہے مؤمن دائمی عیش و راحت میں ہیں اور کافر ذلت و خواری کے دائمی عذاب میں جہنم کا دروازہ کھولا جاتا ہے کافر اس سے نکلنے کے لیے دروازے کی طرف دوڑتے ہیں جب دروازہ کے قریب پہنچتے ہیں دروازہ بند ہو جاتا ہے بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان ان سے ہنسی کرتے ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ جنت میں جواہرات کے ف۴۰ کفار کی ذلت و رسوائی اور شدت عذاب کو اور اس پر ہنستے ہیں ف۴۱ یعنی ان اعمال کا جو انھوں نے دُنیا میں کیے تھے۔

ف۱ سُورۂ انشقت جس کو سورۂ انشقاق بھی کہتے ہیں مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پچیس ۲۵ آیتیں ایک سو اسّی ۱۸۰ کلمات چار سو تہتر ۴۷۳ حرف ہیں ف۲ قیامت قائم ہونیکے وقت ف۳ اپنے شق ہونے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے۔

ف۴ اور اس پر کوئی عمارت اور پہاڑ باقی نہ رہے۔

ف۵ یعنی اس کے بطن میں خزانے اور مُردے سب کو باہر۔

ف۶ اپنے اندر کی چیزیں باہر پھینک دینے کے متعلق اور اس کی اطاعت کرے۔

ف۷ اس وقت انسان اپنے عمل کے نتائج دیکھے گا۔

ف۸ یعنی اس کے حضور حاضری کے لیے مراد اس سے موت ہے (مدارک)

ف۹ اور اپنے اعمال کی جزا پانا۔

ف۱۰ اور وہ مؤمن ہے۔

ف۱۱ سہل حساب یہ ہے کہ اس کے اعمال پیش کیے جائیں وہ اپنی طاعت و معصیت کو پہچانے پھر طاعت پر ثواب دیا جائے اور معصیت سے تجاوز فرمایا جائے یہ سہل حساب ہے نہ اس میں شدت مناقشہ نہ یہ کہا جائے کہ ایسا کیوں کیا نہ عذر کی طلب ہو نہ اس پر حجت قائم کی جائے کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا اُسے کوئی عذر رہا تھا نہ آئے گا اور وہ کوئی حجت نہ پائے گا رسوا ہوگا (اللہ تعالیٰ مناقشہ حساب سے پناہ دے)

ف۱۲ گھر والوں سے جنتی گھر والے مراد ہیں خواہ وہ حوروں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ ف۱۳ اپنی اس کامیابی پر۔

ف۱۴ اور وہ کافر ہے جس کا داہنا ہاتھ تو اس کی گردن کے ساتھ ملا کر طوق میں باندھ دیا جائے گا اور بایاں ہاتھ پس پشت کر دیا جائیگا اس میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا اس حال کو دیکھ کر وہ جان لے گا کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو۔

ف۱۵ اور یا ثبورا کہے گا ثبور کے معنی ہلاکت کے ہیں۔

ف۱۶ دنیا کے اندر ف۱۷ اپنی خواہشوں اور شہوتوں میں اور متکبر و مغرور۔

ف۱۸ اپنے رب کی طرف اور وہ مرنے کے بعد نہ اٹھایا جائے گا۔

ف۱۹ ضرور اپنے رب کی طرف رجوع کرے گا اور مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا اور حساب کیا جائے گا۔

ف۲۰ جو سُرخی کے بعد نمودار ہوتا ہے اور جس کے غائب ہونے پر امام صاحب کے نزدیک وقت عشا شروع ہوتا ہے یہی قول ہے کثیر صحابہ کا اور بعض علما شفق سے سُرخی مراد لیتے ہیں۔

ف۲۱ مثل جانوروں کے جو دن میں منتشر ہوتے ہیں اور شب میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں اور مثل تاریکی کے اور ستاروں اور ان اعمال کے جو شب میں کیے جاتے ہیں مثل تہجد کے ف۲۲ اور اس کا نور کامل ہو جائے اور یہ ایام بیض یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں میں ہوتا ہے ف۲۳ یہ خطاب یا تو انسانوں کو ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ تمھیں حال کے بعد حال پیش آئیگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ موت کے شدائد و احوال پھر مرنے کے بعد اٹھنا پھر موقف حساب میں پیش ہونا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انسان کے حالات میں تدریج ہے ایک وقت دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے پھر دودھ چھوٹتا ہے پھر لڑکپن کا زمانہ آتا ہے پھر جوان ہوتا ہے پھر جوانی ڈھلتی ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے کہ آپ شب معراج ایک آسمان پر تشریف لے گئے پھر دوسرے پر اسی طرح درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ منازل قرب میں واصل ہوئے بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال بیان فرمایا گیا ہے معنی یہ ہیں کہ آپ کو مشرکین پر فتح و ظفر حاصل ہوگی اور انجام بہت بہتر ہوگا آپ کفار کی سرکشی اور ان کی تکذیب سے غمگین نہ ہو ف۲۴ یعنی

اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل ظاہر ہونیکے کیوں ایمان نہیں لاتے ف۲۵ مراد اس سے سجدۂ تلاوت ہے شانِ نزول جب سورۂ اقرا میں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ نازل ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر سجدہ کیا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفارِ قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی بُرائی میں یہ آیت نازل ہوئی کہ کفار پر جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ سجدۂ تلاوت واجب ہے سننے والے پر اور حدیث سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے قرآن کریم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو مسئلہ سجدۂ تلاوت کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو نماز کے لیے مثلِ طہارت اور قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے مسئلہ سجدہ کے اوّل و آخر اللہ اکبر کہنا چاہیئے مسئلہ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سُن لے اس پر سجدہ واجب ہے مسئلہ سجدہ کی جتنی آیتیں پڑھی جائیں گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اگر ایک ہی آیت ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا والتفصیل فی کتب الفقہ (تفسیر احمدی)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ف۲۶ اور اللہ خوب جانتا ہے جو اپنے جی میں رکھتے ہیں ف۲۷ تو تم انھیں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

دردناک عذاب کی بشارت دو ف۲۸ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذُوْمِىْ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکیہ ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے بائیس ۲۲ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّ

قسم آسمان کی جس میں بُرج ہیں ف۱ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ف۳ اور اس دن کی جو گواہ

مَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ

ہے ف۴ اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں ف۵ کھائی والوں پر لعنت ہو ف۶ اس بھڑکتی

عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوْا

آگ والے جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے ف۷ اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے ف۸ اور انھیں

مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ

مسلمانوں کا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں سراہے پر کہ اسی کے لیے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا

زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے بیشک جنھوں نے ایذا دی

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ف۹ پھر توبہ نہ کی ف۱۰ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے ف۱۱ اور ان کے لیے آگ

الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ

کا عذاب ف۱۲ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ

نہریں رواں یہی بڑی کامیابی ہے بیشک تیرے رب کی گرفت بہت

ف۱ سورۂ بروج مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بائیس ۲۲ آیتیں ایک سو نو کلمے چار سو پینسٹھ حرف ہیں۔

ف۲ جن کی تعداد بارہ ہے اور ان میں عجائب حکمت الٰہی نمودار ہیں آفتاب ماہتاب اور کواکب کی سیران میں معین اندازے پر ہے جس میں اختلاف نہیں ہوتا ف۳ وہ روز قیامت ہے ف۴ مراد اس سے روز جمعہ ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ف۵ آدمی اور فرشتے مراد اس سے روز عرفہ ہے۔

ف۶ مروی ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا جب اس کا جادوگر بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس ایک لڑکا بھیج جسے میں جادو سکھا دوں بادشاہ نے ایک لڑکا مقرر کر دیا وہ جادو سیکھنے لگا راہ میں ایک راہب رہتا تھا۔ اس کے پاس بیٹھنے لگا اور اس کا کلام اس کے دلنشیں ہوتا گیا اب آتے جاتے اس نے راہب کی صحبت میں بیٹھنا مقرر کر لیا۔ ایک روز راستہ میں ایک مہیب جانور ملا لڑکے نے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر یہ دُعا کی یارب اگر راہب تجھے پیارا ہو تو میرے پتھر سے اس جانور کو ہلاک کر دے وہ جانور اس کے پتھر سے مر گیا اس کے بعد لڑکا مستجاب الدعوۃ ہوا اور اس کی دُعا سے کوڑھی اور اندھے اچھے ہونے لگے بادشاہ کا ایک مصاحب نابینا ہو گیا تھا وہ آیا لڑکے نے دُعا کی وہ اچھا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا اور بادشاہ کے دربار میں پہنچا اس نے کہا تجھے کس نے اچھا کیا کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا اور بھی کوئی رب ہے یہ کہہ کر اس نے اس پر سختیاں شروع کیں یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتایا لڑکے پر سختیاں کیں اس نے راہب کا پتہ بتایا راہب پر سختیاں کیں اور اس سے کہا اپنا دین ترک کر اس نے انکار کیا تو اس کے سر پر آرا رکھ کر چروا دیا پھر مصاحب کو بھی چروا دیا پھر لڑکے کو حکم دیا کہ پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے سپاہی اس کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے اس نے دُعا کی پہاڑ میں زلزلہ آیا سب گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا صحیح وسلامت واپس چلا آیا بادشاہ نے کہا سپاہی کیا ہوئے کہا سب کو خدا نے ہلاک کر دیا پھر بادشاہ نے لڑکے کو سمندر میں غرق کرنے کے لیے بھیجا لڑکے نے دُعا کی کشتی ڈوب گئی تمام شاہی آدمی ڈوب گئے لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس آ گیا بادشاہ نے کہا وہ آدمی کیا ہوئے کہا سب کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا اور تو مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا جب تک وہ کام نہ کرے جو میں بتاؤں کہا وہ کیا لڑکے نے کہا ایک میدان میں سب لوگوں کو جمع کر اور مجھے کھجور کے ڈھنڈ پر سُولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکال کر بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مار ایسا کرے گا تو مجھے قتل کر سکے گا بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور واصل

لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ

سخت ہے ف۱۳ بیشک وہ پہلے کرے اور پھر کرے ف۱۴ اور وہی ہے بخشنے والا اپنے نیک بندوں پر پیارا عزت والے

الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾

عرش کا مالک ہمیشہ جو چاہے کر لینے والا کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ف۱۵

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ مِن

وہ لشکر کون فرعون اور ثمود ف۱۶ بلکہ ف۱۷ کافر جھٹلانے میں ہیں ف۱۸ اور اللہ ان کے پیچھے سے

وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

انھیں گھیرے ہوئے ہے ف۱۹ بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ الطارق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے کی ف۲ اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنیوالا کیا ہے خوب چمکتا تارا

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾

کوئی جان نہیں جس پر نگہبان نہ ہو ف۳ تو چاہیئے کہ آدمی غور کرے کہ کس چیز سے بنایا گیا ف۴

خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿۷﴾

بنایا گیا جست کرتے پانی سے ف۵ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے ف۶

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا

بیشک اللہ اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے ف۷ جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی ف۸ تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ

ہوگا نہ کوئی مددگار ف۹ آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے ف۱۰ اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے ف۱۱ بیشک

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَ

قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے ف۱۲ اور کوئی ہنسی کی بات نہیں ف۱۳ بیشک کافر اپنا سا داؤں چلتے ہیں ف۱۴ اور

بحق ہوگیا یہ دیکھ کر تمام لوگ ایمان لے آئے اس سے بادشاہ کو اور زیادہ صدمہ ہوا اور اس نے ایک خندق کھدوائی اور اس میں آگ جلوائی اور حکم دیا جو دین سے نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دو لوگ ڈالے گئے یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کی گود میں بچہ تھا وہ ذرا جھجکی بچہ نے کہا اے ماں صبر کر نہ جھجک تو سچے دین پر ہے وہ بچہ اور ماں بھی آگ میں ڈال دیئے گئے۔ یہ حدیث صحیح ہے مسلم نے اس کی تخریج کی اس سے اولیاء کی کرامتیں ثابت ہوتی ہیں آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے ف۷ کرسیاں بچھائے اور مسلمانوں کو آگ میں ڈال رہے تھے ف۸ شاہی لوگ بادشاہ کے پاس آکر ایک دوسرے کے لیے گواہی دیتے تھے کہ انہوں نے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کی ایمانداروں کو آگ میں ڈال دیا مروی ہے کہ جو مؤمن آگ میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے آگ میں پڑنے سے قبل ان کی روحیں قبض فرما کر انھیں نجات دی اور آگ نے خندق کے کناروں سے باہر نکل کر کنارے پر بیٹھے ہوئے کفار کو جلا دیا فائدہ اس واقعہ میں مؤمنین کو صبر اور اہلِ مکہ کی ایذا رسانیوں پر تحمل کرنے کی ترغیب فرمائی گئی ف۹ آگ میں جلا کر۔

ف۱۰ اور اپنے کفر سے باز نہ آئے۔

ف۱۱ آخرت میں بدلہ اُن کے کفر کا۔

ف۱۲ دُنیا میں کہ اسی آگ نے انھیں جلا ڈالا یہ بدلہ ہے مسلمانوں کو آگ میں ڈالنے کا۔ ف۱۳ جب وہ ظالموں کو عذاب میں پکڑے

ف۱۴ یعنی پہلے دُنیا میں پیدا کرے پھر قیامت میں اعمال کی جزا دینے کے لیے موت کے بعد دوبارہ زندہ کرے۔

ف۱۵ جن کو کافر انبیاء علیہم السلام کے مقابل لائے۔

ف۱۶ جو اپنے کفر کے سبب ہلاک کیے گئے۔

ف۱۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی امت کے۔

ف۱۸ آپ کو اور قرآن پاک کو جیسا کہ پہلے کافروں کا دستور تھا۔

ف۱۹ اس سے انھیں کوئی بچانے والا نہیں۔

ف۱ سُورۃ الطارق مکیہ ہے اس میں ایک رکوع سترہ آیتیں اکسٹھ ۶۱ کلمے دو سو اُنتالیس ۲۳۹ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی ستارے کی جو رات کو چمکتا ہے شانِ نزول ایک شب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ابو طالب کچھ ہدیہ لائے حضور اس کو تناول فرما رہے تھے اس درمیان میں ایک تارا ٹوٹا اور تمام فضا آگ سے بھر گئی ابو طالب گھبرا کر کہنے لگے یہ کیا ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستارہ ہے جس سے شیاطین مارے جاتے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں سے ہے۔ ابو طالب کو اس سے تعجب ہوا اور یہ سُورت نازل ہوئی۔

ف۳ اس کے رب کی طرف سے جو اس کے اعمال کی نگہبانی کرے اور اس کی نیکی بدی سب لکھ لے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مراد اس سے فرشتے ہیں۔

ف۴ تاکہ وہ جانے کہ اس کا پیدا کرنیوالا اس کو بعد موت جزا کے لیے زندہ کرنے پر قادر ہے پس اس کو روزِ جزا کے لیے عمل کرنا چاہیئے

ف۵ یعنی مرد و عورت کے نطفوں سے جو رحم میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں ف۶ یعنی مرد کی پشت سے اور عورت کے سینہ کے مقام سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سینہ کے اس مقام سے جہاں ہار پہنا جاتا ہے اور انھیں سے منقول ہے کہ عورت کی دونوں چھاتیوں کے درمیان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ منی انسان کے تمام اعضا سے برآمد ہوتی ہے اور اس کا زیادہ حصہ دماغ سے مرد کی پشت میں آتا ہے اور عورت کے بدن کے اگلے حصہ کی بہت سی رگوں میں جو سینہ کے مقام پر ہیں نازل ہوتا ہے اسی لیے ان دونوں مقاموں کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ف۷ یعنی موت کے بعد زندگی کی طرف لوٹا دینے پر ف۸ چھپی باتوں سے مراد عقائد اور نیتیں اور وہ اعمال ہیں جن کو آدمی چھپاتا ہے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دیگا ف۹ یعنی جو آدمی منکرِ بعث ہے نہ اس کو ایسی قوت ہوگی جس سے عذاب کو روک سکے نہ اس کا کوئی ایسا مددگار ہوگا جو اُسے بچا سکے ف۱۰ جو اراضی پیدا اور نباتات و اشجار کے لیے مثلِ باپ کے ہے ف۱۱ اور نباتات کیلئے مثلِ ماں کے ہے اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمتیں ہیں اور اس میں قدرتِ الٰہی کے بے شمار آثار نمودار ہیں جن میں غور کرنے سے آدمی کو بعث بعد الموت کے بہت سے دلائل ملتے ہیں ف۱۲ کہ حق و باطل میں فرق و امتیاز کر دیتا ف۱۳ جو نخمی اور بیکار ہو ف۱۴ اور دینِ الٰہی کے مٹانے اور نورِ حق کو بجھانے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کے لیے طرح طرح کے داؤں کرتے ہیں۔

اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ف۱۵ تو تم کافروں کو ڈھیل دو ف۱۶ انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو ف۱۷

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس ۱۹ آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِيْ قَدَّرَ

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے ف۲ جس نے بنا کر ٹھیک کیا ف۳ اور جس نے اندازہ پر

فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ

رکھ کر راہ دی ف۴ اور جس نے چارا نکالا پھر اُسے خشک سیاہ کر دیا اب ہم تمہیں پڑھائیں گے ف۵

فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ

کہ تم نہ بھولو گے ف۶ مگر جو اللہ چاہے ف۷ بیشک وہ جانتا ہے ہر کھلے اور چھپے کو اور ہم تمہارے

لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾

لیے آسانی کا سامان کردیں گے ف۸ تو تم نصیحت فرماؤ ف۹ اگر نصیحت کام دے ف۱۰ عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ف۱۱

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ

اور اس ف۱۱ سے وہ بڑا بدبخت دور رہیگا جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ف۱۲ پھر نہ اس میں

فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾

مرے ف۱۳ اور نہ جیئے ف۱۴ بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا ف۱۵ اور اپنے رب کا نام لے کر ف۱۶ نماز پڑھی ف۱۷

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ

بلکہ تم جیتی دنیا کو ترجیح دیتے ہو ف۱۸ اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی بیشک یہ

هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿۱۹﴾

ف۱۹ اگلے صحیفوں میں ہے ف۲۰ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چھبیس ۲۶ آیتیں ہیں

ساتھ کر دو حدیث میں ہے جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ میں داخل کرو یعنی سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہو (ابو داؤد)

ف۲ یعنی ہر چیز کی پیدائش ایسی مناسب فرمائی جو پیدا کرنے والے کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہے۔

ف۳ یعنی امور کو ازل میں مقدر کیا اور اس کی طرف راہ دی یا یہ معنی ہیں کہ روزیاں مقدر کیں اور ان کے طریق کسب کی راہ بتائی۔

ف۵ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشارت ہے کہ آپ کو حفظِ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے کہ اتنی بڑی کتاب عظیم بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے آپ کو حفظ ہو گئی (جمل)

ف۶ مفسرین نے فرمایا کہ یہ استثنا واقع نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا کہ آپ کچھ بھولیں (خازن)

ف۷ کہ وحی تمہیں بے محنت یاد رہے گی مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ آسانی کے سامان سے شریعتِ اسلام مُراد ہے جو نہایت سہل و آسان ہے۔

ف۸ اس قرآن مجید سے۔

ف۹ اور کچھ لوگ اس سے منتفع ہوں۔

ف۱۰ اللہ تعالیٰ سے۔

ف۱۱ پند و نصیحت۔

ف۱۲ شانِ نزول بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ اور عتبہ بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی۔

ف۱۳ کہ مر کر ہی عذاب سے چھوٹ سکے۔

ف۱۴ ایسا جینا جس سے کچھ بھی آرام پائے۔

ف۱۵ ایمان لاکر۔ یا یہ معنی ہیں کہ اس نے نماز کے لیے طہارت کی اس تقدیر پر آیت سے نماز کے لیے وضو اور غسل ثابت ہوتا ہے (تفسیر احمدی)

ف۱۶ یعنی تکبیر افتتاح کہہ کر۔

ف۱۷ پنجگانہ مسئلہ اس آیت سے تکبیر افتتاح ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ نماز کا جزو نہیں ہے کیونکہ نماز کا اس پر عطف کیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ افتتاح نماز کا اللہ تعالیٰ کے ہر نام سے جائز ہے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ تزکّیٰ سے صدقۂ فطر دینا اور رب کا نام لینے سے عیدگاہ کے راستہ میں تکبیریں کہنا اور نماز سے نمازِ عید مراد ہے (تفسیر مدارک و احمدی) ف۱۸ آخرت پر اسی لیے وہ عمل نہیں کرتے جو وہاں کام آئیں ف۱۹ یعنی سنتوں کا مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا ف۲۰ جو قرآن کریم سے پہلے نازل ہوئے۔ ——— ف۱ سورۂ غاشیہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھبیس آیتیں بانو ۹۲ کلمے تین سو اکیاسی ۳۸۱ حرف ہیں۔

ف۱۵ جس کی انھیں خبر نہیں ف۱۶ اے سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۷ چند روز کی کہ وہ عنقریب ہلاک کیے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بدر میں انھیں عذاب الٰہی نے پکڑا (نسخ الامہال بآیۃ السیف) ——— ف۱ سورۃ الاعلیٰ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس ۱۹ آیتیں بہتر کلمے دو سو اکیانوے ۲۹۱ حرف ہیں ف۲ یعنی اس کا ذکر عظمت و احترام کے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۱ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۲ عَامِلَةٌ

بیشک تمہارے پاس ف۲ اس مصیبت کی خبر آئی جو چھا جائیگی ف۳ کتنے ہی مُنہ اس دن ذلیل ہونگے کام کریں

نَّاصِبَةٌ ۝۳ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۴ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۵ لَيْسَ لَهُمْ

مشقت جھیلیں۔ جائیں بھڑکتی آگ میں ف۴ نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں ان کے لیے کچھ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۷ وُجُوْهٌ

کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے ف۵ کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں کام دیں ف۶ کتنے ہی مُنہ

يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝۸ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝۹ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۱۰ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا

اس دن چین میں ہیں ف۷ اپنی کوشش پر راضی ف۸ بلند باغ میں کہ اس میں کوئی بیہودہ

لَاغِيَةً ۝۱۱ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝۱۲ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝۱۳ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝۱۴

بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تختیں ہیں اور چنے ہُوئے کُوزے ف۹

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝۱۵ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝۱۶ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ

اور برابر برابر بچھے ہُوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں ف۱۰ تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا

كَيْفَ خُلِقَتْ ۝۱۷ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝۱۸ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ

بنایا گیا اور آسمان کو کیسا اونچا کیا گیا ف۱۱ اور پہاڑوں کو کیسے قائم کیے

نُصِبَتْ ۝۱۹ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝۲۰ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝۲۱

گئے اور زمین کو کیسے بچھائی گئی تو تم نصیحت سناؤ ف۱۲ تم تو یہی نصیحت سنانیوالے

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝۲۲ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝۲۳ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ

ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں ف۱۳ ہاں جو مُنہ پھیرے ف۱۴ اور کُفر کرے ف۱۵ تو اُسے اللہ بڑا عذاب

الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝۲۴ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝۲۵ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝۲۶

دے گا ف۱۶ بیشک ہماری ہی طرف ان کا پھرنا ہے ف۱۷ پھر بیشک ہماری ہی طرف ان کا حساب ہے

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ

سُورۂ فجر مکیہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تیس آیتیں ہیں۔

ف۲ اے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ خلق پر مراد اس سے قیامت ہے جس کے شدائد و اہوال ہر چیز پر چھا جائیں گے۔

ف۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو دینِ اسلام پر نہ تھے بُت پرست تھے یا کتابی کافر مثل راہبوں اور پجاریوں کے انھوں نے محنتیں بھی اٹھائیں مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں گئے

ف۵ عذاب طرح طرح کا ہوگا اور جو لوگ عذاب دیئے جائیں گے ان کے بہت طبقے ہوں گے بعض کو زقوم کھانے کو دیا جائے گا بعض کو غسلین (دوزخیوں کی پیپ) بعض کو آگ کے کانٹے۔

ف۶ یعنی ان سے غذا کا نفع حاصل نہ ہوگا کیونکہ غذا کے دو ہی فائدے ہیں ایک یہ کہ بھوک کی تکلیف رفع کرے دوسرے یہ کہ بدن کو فربہ کرے یہ دونوں وصف جہنمیوں کے کھانے میں نہیں بلکہ وہ شدید عذاب ہے۔

ف۷ عیش و خوشی میں اور نعمت و کرامت میں۔

ف۸ یعنی اس عمل و طاعت پر جو دنیا میں بجا لائے تھے

ف۹ چشمے کے کناروں پر جن کے دیکھنے سے بھی لذت حاصل ہو اور جب پینا چاہیں تو وہ بھرے ملیں۔

ف۱۰ اس سورت میں جنت کی نعمتوں کا ذکر سن کر کفار نے تعجب کیا اور جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے عجائب صنعت میں نظر کرنے کی ہدایت فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جس قادر حکیم نے دُنیا میں ایسی عجیب و غریب چیزیں پیدا کی ہیں۔ اس کی قدرت سے جنتی نعمتوں کا پیدا فرمانا کس طرح قابل تعجب و لائق انکار ہو سکتا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۱۱ بغیر ستون کے۔

ف۱۲ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے دلائل قدرت بیان فرما کر

ف۱۳ کہ جبر کرو (یہ آیہ منسوخ بآیۃ القتال)

ف۱ ایمان لانے سے۔

ف۱۵ بعد نصیحت کے۔

ف۱۶ آخرت میں کہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

ف۱۷ بعد موت کے ——— ف۱ سورۂ والفجر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ آیتیں ایک سو انتالیس ۱۳۹ کلمے پانچ سو ستانوے ۵۹۷ حرف ہیں۔

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾

اس صبح کی قسم ف۱ اور دس راتوں کی ف۲ اور جفت اور طاق کی ف۳ اور رات کی جب چل دے ف۴

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ

کیوں اس میں عقل مند کے لیے قسم ہوئی ف۵ کیا تم نے نہ دیکھا ف۶ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا

ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ﴿۷﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ

کیا وہ ارم جو زیادہ طول والے ف۷ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ف۸ اور ثمود جنہوں نے وادی

جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۙ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي

میں ف۹ پتھر کی چٹانیں کاٹیں ف۱۱ اور فرعون کہ چوخیا کرتا ف۱۲ جنہوں نے شہروں میں سرکشی

الْبِلَادِ ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚ﴿۱۳﴾

کی ف۱۳ پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ف۱۴ تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کا کوڑا القوت مارا

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ

بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور

وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ

نعمت دے جب تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے اور اس کا رزق اس

رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ

پر تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا یوں نہیں ف۱۵ بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ف۱۶ اور

لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۙ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۙ﴿۱۹﴾

آپس میں ایک دوسرے کو مسکین کے کھلانے کی رغبت نہیں دیتے اور میراث کا مال ہپ ہپ کھاتے ہو ف۱۷

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ؕ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۙ﴿۲۱﴾

اور مال کی نہایت محبت رکھتے ہو ف۱۸ ہاں ہاں جب زمین ٹکرا کر پاش پاش کر دی جائے ف۱۹

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۚ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ ۙ يَّتَذَكَّرُ

اور تمہارے رب کا حکم آئے اور فرشتے قطار قطار اور اس دن جہنم لائی جائے ف۲۰ اس دن آدمی

ف۱ مراد اس سے یا یکم محرم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذی الحجہ کی جس سے دس راتیں ملی ہوئی ہیں یا عید اضحیٰ کی صبح اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ مراد اس سے ہر دن کی صبح ہے کیونکہ وہ رات کے گزرنے اور روشنی کے ظاہر ہونے اور تمام جانداروں کے طلب رزق کے لیے منتشر ہونے کا وقت ہے اور یہ مُردوں کے قبروں سے اُٹھنے کے وقت کے ساتھ مشابہت و مناسبت رکھتا ہے ف۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ اعمال حج میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی راتیں مراد ہیں یا محرم کے پہلے عشرہ کی ف۳ ہر چیز کے یا ان راتوں کے یا نمازوں کے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جفت سے مراد خلق اور طاق سے مراد اللہ تعالیٰ ہے۔

ف۴ یعنی گزرے یا پانچویں قسم ہے عام رات کی اس سے پہلے دس خاص راتوں کی قسم ذکر فرمائی گئی بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس سے خاص شب مزدلفہ مراد ہے، جس میں بندگانِ خدا طاعتِ الٰہی کے لیے جمع ہوتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے شبِ قدر مراد ہے جس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جو کثرتِ ثواب کے لیے مخصوص ہے۔

ف۵ یعنی یہ امور اربابِ عقل کے نزدیک ایسی عظمت رکھتے ہیں کہ خبروں کو ان کے ساتھ مؤکد کرنا شایاں ہے کیونکہ یہ ایسے عجائب و دلائل پر مشتمل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت پر دلالت کرتے ہیں اور جواب قسم یہ ہے کہ کافر ضرور عذاب کیے جائیں گے اس جواب پر اگلی آیتیں دلالت کرتی ہیں

ف۶ اے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۷ جن کے قد بہت دراز تھے انہیں عاد ارم اور عاد اولیٰ کہتے ہیں مقصود اس سے اہلِ مکہ کو خوف دلانا ہے کہ عاد اولیٰ جنکی عمریں بہت زیادہ اور قد بہت طویل اور نہایت قوی و توانا تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا تو یہ کافر اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں اور عذابِ الٰہی سے کیوں بے خوف ہیں۔

ف۸ زور و قوت اور طول قامت میں عاد کے بیٹوں میں سے شداد بھی ہے جس نے دُنیا پر بادشاہت کی اور تمام بادشاہ اس کے مطیع ہو گئے اور اس نے جنت کا ذکر سُن کر براہِ سرکشی دنیا میں جنت بنانی چاہی اور اس ارادہ سے ایک شہر عظیم بنایا جس کے محل سونے چاندی کی اینٹوں سے تعمیر کیے گئے اور زبرجد اور یاقوت کے ستون اس کی عمارتوں میں نصب ہوئے اور ایسے ہی فرش مکانوں اور رستوں میں بنائے گئے سنگریزوں کی جگہ آبدار موتی بچھائے گئے ہر محل کے گرد جواہرات پر نہریں جاری کی گئیں قسم قسم کے درخت حسن تزئین کے ساتھ لگائے گئے جب یہ شہر مکمل ہوا تو شداد بادشاہ اپنے اعیانِ سلطنت کے ساتھ اس کی طرف روانہ ہوا، جب ایک منزل فاصلہ باقی رہا تو آسمان سے ایک ہولناک آواز آئی جس سے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ حضرت امیر معاویہ کے عہد میں حضرت عبداللہ بن قلابہ صحرائے عدن میں اپنے گمے ہوئے اونٹ کو تلاش کرتے ہوئے اس شہر میں پہنچے اور اس کی تمام زیب و زینت دیکھی اور کوئی رہنے بسنے والا نہ پایا۔ تھوڑے سے جواہرات وہاں سے لے کر چلے آئے یہ خبر امیر معاویہ کو معلوم ہوئی انھوں نے انہیں بلا کر حال دریافت کیا انھوں نے تمام قصہ سنایا تو امیر معاویہ نے کعب احبار کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا دُنیا میں کوئی ایسا شہر ہے انھوں نے فرمایا ہاں جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے یہ شہر شداد بن عاد نے بنایا تھا وہ سب عذابِ الٰہی سے ہلاک ہو گئے ان میں سے کوئی باقی نہ رہا اور آپ کے زمانہ میں ایک مسلمان سُرخ رنگ کبود چشم قصیر القامت جس کی ابرو پر ایک تل ہوگا اپنے اونٹ کی تلاش میں داخل ہوگا پھر عبداللہ بن قلابہ کو دیکھ کر فرمایا بخدا وہ شخص یہی ہے ف۱۰ یعنی وادی القریٰ میں ف۱۱ اور مکان بنائے انہیں اللہ تعالیٰ نے کس طرح ہلاک کیا ف۱۲ اس کو جس پر غضبناک ہوتا تھا اب عاد و ثمود و فرعون ان سب کی نسبت ارشاد ہوتا ہے ف۱۳ اور معصیت و گمراہی میں انتہا کو پہنچے اور عبدیت کی حد سے گزر گئے ف۱۴ کفر اور قتل اور ظلم کر کے ف۱۵ یعنی عزت و ذلت و فقر پر نہیں یہ اس کی حکمت سے، کبھی دشمن کو دولت دیتا ہے کبھی بندۂ مخلص کو فقر میں مبتلا کر دیتا ہے عزت و ذلت طاعت و معصیت پر نہیں

يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ

سوچے گا ف۲۱ اور اب اُسے سوچنے کا وقت کہاں ف۲۲ کہے گا ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی

لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ

آگے بھیجی ہوتی تو اس دن اس کا سا عذاب ف۲۳ کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں

اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

باندھتا اے اطمینان والی جان ف۲۴ اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے

مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بلد مکیہ ہے اور اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں بیس آیتیں ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم

وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی

عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ

قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کر دیا ف۷ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا

اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ

ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰ اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو اُبھری

النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ

چیزوں کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے

رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ

کی گردن چھڑانا ف۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا ف۱۶ رشتہ دار یتیم کو یا

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیس آیتیں بیاسی کلمے تین سو چوبیس حرف ہیں۔ ف۲ یعنی مکۂ مکرمہ کی۔ ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی۔ ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپ کی اُمت مراد ہے (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے ولادت کے وقت تکلیف اُٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسبِ معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرے۔

ف۶ یہ آیت ابوالاشد اُسید بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اس کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اس کو کھینچتے اور پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا مگر جتنا اس کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی معنی یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے کس گمان میں ہے، اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا اس کے بعد اس کا مقولہ نقل فرمایا ف۷ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دیکر تاکہ حضور کو آزار پہنچائیں۔

ف۸ یعنی کیا اس کا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں سوال کریگا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اس کو عبرت حاصل کرنے کا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے ف۱۱ جن سے منہ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں ان کا شکر لازم ف۱۳ یعنی اعمالِ صالحہ بجا لاکر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اس کو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے (ابوالسعود) ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا یعنی اس سے اس کے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اس کی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے ف۱۵ غلامی سے خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کر دے یا اس طرح کہ مکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کر سکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اعانت کرے اور معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ اعمالِ صالحہ اختیار کر کے اپنی گردن عذابِ آخرت سے چھڑائے (روح البیان) ف۱۶ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجرِ عظیم کا موجب ہوتا ہے۔

کفار اس حقیقت کو نہیں سمجھتے ف۱۷ اور باوجود دولت مند ہونے کے ان کے ساتھ اچھے سلوک نہیں کرتے اور انھیں ان کے حقوق نہیں دیتے جن کے وہ وارث ہیں مقاتل نے کہا کہ امیہ بن خلف کے پاس قدامہ بن مظعون یتیم تھے وہ انھیں ان کا حق نہیں دیتا تھا ف۱۸ اور حلال و حرام کا امتیاز نہیں کرتے اور عورتوں اور بچوں کو ورثہ نہیں دیتے ان کے حصے خود کھا جاتے ہو جاہلیت میں یہی دستور تھا ف۱۹ اس کو خرچ کرنا ہی نہیں چاہتے ف۲۰ اور اس پر پہاڑ اور عمارت کسی چیز کا نام و نشان نہ رہے ف۲۱ جہنم کی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر باگ پر ستر ہزار فرشتے جمع ہو کر اس کو کھینچیں گے اور وہ جوش و غضب میں ہوگی یہاں تک کہ فرشتے اس کو عرش کے بائیں جانب لائیں گے اس روز سب نفسی نفسی کہتے ہوں گے سوائے حضور پُرنور حبیبِ خدا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ حضور یارب اُمتی اُمتی فرماتے ہونگے جہنم حضور سے عرض کرے گی کہ اے سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا میرا کیا واسطہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ پر حرام کیا ہے (جمل) ف۲۱ اور اپنی تقصیر کو پہنچے گا۔

ف۲۲ اس وقت کا سوچنا سمجھنا کچھ بھی مفید نہیں۔

ف۲۳ یعنی اللہ کا سا۔

ف۲۴ جو ایمان و ایقان پر ثابت رہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے حضور سرِ طاعت خم کرتی رہی یہ مؤمن سے وقت موت کہا جائے گا جب دنیا سے اس کے سفر کرنے کا وقت آئے گا۔

مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

خاک نشین مسکین کو ف۱۷ پھر ہو ان سے جو ایمان لائے ف۱۸ اور انھوں نے آپس میں صبر کی

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وصیتیں کیں ف۱۹ اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں ف۲۰ یہ دہنی طرف والے ہیں ف۲۱ اور جنہوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

سے کفر کیا وہ بائیں طرف والے ف۲۲ ان پر آگ ہے کہ اس میں ڈال کر اوپر سے بند کر دیگی ف۲۳

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ﴿۱﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ﴿۲﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ﴿۳﴾

سورج اور اس کی روشنی کی قسم اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے ف۲ اور دن کی جب اسے چمکائے ف۳

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ﴿۴﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ﴿۵﴾ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ﴿۶﴾

اور رات کی جب اسے چھپائے ف۴ اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی قسم

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ﴿۷﴾ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿۸﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ﴿۹﴾

اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ف۵ پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی ف۶ بیشک مراد کو پہنچا

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿۱۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ﴿۱۱﴾ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ﴿۱۲﴾

جس نے اُسے ف۷ سے تھر کیا ف۸ اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ف۹ جبکہ اس کا سب سے

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

بدبخت ف۱۰ اُٹھ کھڑا ہوا تو ان سے اللہ کے رسول ف۱۱ نے فرمایا اللہ کے ناقہ ف۱۲ اور اس کی پینے کی باری سے بچو ف۱۳ تو انھوں نے

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ﴿۱۴﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾

اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کوچیں کاٹ دیں تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب ف۱۴ تباہی ڈالکر وہ بستی برابر کر دی ف۱۵ اور اس کے بچھا کرنے کا اُسے خوف نہیں ف۱۶

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ لیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں اکیس آیتیں ہیں

ف۱۷ جو نہایت تنگدست اور درماندہ نہ اس کے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو حدیث شریف میں ہے یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تکان شب بیداری کرنے والے اور مدام روزہ رکھنے والے کی مثل ہے ف۱۸ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنیوالا ایمان دار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائے گا کہ گھاٹی میں کود اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بے کار ف۱۹ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجالانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مؤمن مبتلا ہو۔

ف۲۰ کہ مؤمنین ایک دوسرے کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کریں۔

ف۲۱ جنھیں ان کے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے داہنے جانب سے جنت میں داخل ہوں گے۔

ف۲۲ کہ انھیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور عرش کے بائیں جانب سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔

ف۲۳ کہ نہ اس میں باہر سے ہوا آسکے نہ اندر سے دھواں باہر جا سکے

ف۱ سورۃ الشمس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پندرہ آیتیں چون۵۴ کلمے دو سو چوبیس۲۲۴ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی غروب آفتاب کے بعد طلوع کرے یہ قمری مہینے کے پہلے پندرہ دن میں ہوتا ہے۔

ف۳ یعنی آفتاب کو خوب واضح کرے کیونکہ دن نور آفتاب کا نام ہے تو جتنا دن زیادہ روشن ہوگا اتنا ہی آفتاب کا ظہور زیادہ ہوگا، کیونکہ اثر کی قوت اور اس کا کمال موثر کے قوت و کمال پر دلالت کرتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب دن دنیا کو یا زمین کو روشن کرے یا شب کی تاریکی کو دور کرے۔

ف۴ یعنی آفتاب کو اور آفاق ظلمت و تاریکی سے بھر جائیں یا یہ معنی کہ جب رات دنیا کو چھپائے۔

ف۵ اور قوائے کثیرہ عطا فرمائے نطق سمع بصر فکر خیال علم فہم سب کچھ عطا فرمایا۔

ف۶ خیر و شر اور طاعت و معصیت سے اسے باخبر کر دیا اور نیک و بد بتا دیا۔

ف۷ یعنی نفس کو ف۸ برائیوں سے۔

ف۹ اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو۔

ف۱۰ قدار بن سالف ان سب کی مرضی سے ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے لیے۔

ف۱۱ حضرت صالح علیہ السلام

ف۱۲ کے درپے ہونے۔

ف۱۳ یعنی جو دن اس کے پینے کا مقرر ہے اس روز پانی میں تعرض نہ کرو تاکہ تم پر عذاب نہ آئے۔

ف۱۴ یعنی حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب اور ناقہ کی کوچیں کاٹنے کے سبب ف۱۵ اور سب کو ہلاک کر دیا ان میں سے کوئی نہ بچا ف۱۶ جیسا بادشاہوں کو ہوتا ہے کیونکہ وہ مالک الملک ہے جو چاہے کرے کسی کو مجال دم زدن نہیں بعض مفسرین نے اس کے معنی یہ بھی بیان کیے ہیں کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ نزول عذاب کے بعد انھیں ایذا پہنچا سکے۔ ——— ف۱ سورۂ والیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع اکیس۲۱ آیتیں اکہتر کلمے تین سو دس۳۱۰ حرف ہیں۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ﴿۳﴾

اور رات کی قسم جب چھائے ف۲ اور دن کی جب چمکے ف۳ اور اس کی جس نے نر و مادہ بنائے ف۴

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾

بیشک تمہاری کوشش مختلف ہے ف۵ تو وہ جس نے دیا ف۶ اور پرہیزگاری کی ف۷ اور سب سے اچھی کو سچ مانا ف۸

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾

تو بہت جلد ہم اُسے آسانی مہیا کردیں گے ف۹ اور وہ جس نے بخل کیا ف۱۰ اور بے پروا بنا ف۱۱ اور سب سے اچھی کو جھٹلایا

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ﴿۱۱﴾ اِنَّ

ف۱۲ تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کردیں گے ف۱۳ اور اس کا مال اُسے کام نہ آئے گا جب ہلاکت میں پڑیگا ف۱۴ بیشک

عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۖ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

ہدایت فرمانا ف۱۵ ہمارے ذمہ ہے اور بیشک آخرت اور دنیا دونوں کے ہمیں مالک ہیں تو میں ڈراتا ہوں اس آگ سے جو

تَلَظّٰى ۚ﴿۱۴﴾ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۙ﴿۱۵﴾ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ؕ﴿۱۶﴾ وَ

بھڑک رہی ہے نہ جائے گا اسمیں ف۱۷ مگر بڑا بدبخت جس نے جھٹلایا ف۱۸ اور منہ پھیرا ف۱۹ اور بہت اس سے

سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ﴿۱۷﴾ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

دُور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ف۲۰ اور کسی کا اس پر کچھ احسان

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ۙ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ﴿۲۰﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿۲۱﴾ ع ۱ ۱۷

نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ف۲۱ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا ف۲۲

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں گیارہ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾ وَ

چاشت کی قسم ف۲ اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے ف۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾

بیشک پچھلی تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے ف۴ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ف۵ اتنا دیگا کہ تم راضی ہوجاؤ گے

ف۲ جہان پر اپنی تاریکی سے کہ وہ وقت ہے خلق کے سکون کا ہر جاندار اپنے ٹھکانے پر آتا ہے اور حرکت و اضطراب سے ساکن ہوتا ہے اور مقبولانِ حق صدق نیاز سے مشغول مناجات ہوتے ہیں ف۳ اور رات کے اندھیرے کو دُور کرے کہ وہ وقت ہے سوتوں کے بیدار ہونیکا اور جانداروں کے حرکت کرنیکا اور طلب معاش میں مشغول ہونیکا ف۴ قادرِ عظیم القدرت ف۵ ایک ہی پانی سے ف۶ یعنی تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کوئی طاعت بجالا کر جنت کے لیے عمل کرتا ہے کوئی نافرمانی کرکے جہنم کے لیے ف۷ اپنا مال راہِ خدا میں اور اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کیا ف۸ ممنوعات و محرمات سے بچا ف۹ یعنی ملت اسلام کو ف۱۰ جنت کے لیے اور اُسے ایسی خصلت کی توفیق دیں گے جو اس کے لیے سبب آسانی و راحت ہو اور وہ ایسے عمل کرے جن سے اس کا رب راضی ہو ف۱۱ اور مال نیک کاموں میں خرچ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہ کیے ف۱۲ ثواب اور نعمت آخرت سے ف۱۳ یعنی ملتِ اسلام کو ف۱۴ یعنی ایسی خصلت جو اس کے لیے دشواری و شدت کا سبب ہو اور اُسے جہنم میں پہنچائے

شانِ نزول یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اتقی ہیں اور دوسرا امیہ اشقی اُمیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے کے لیے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا ایک روز حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں کلمۂ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے آپ نے امیہ سے فرمایا اے بدنصیب ایک خدا پرست پر یہ سختیاں اس نے کہا آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے آپ نے گراں قیمت پر ان کو خرید کر آزاد کردیا اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش اور امیہ کی اور حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضائے الٰہی کے طالب ہیں امیہ حق کی دشمنی میں اندھا ف۱۵ مر کر گور میں جائیگا یا قعرِ جہنم میں پہنچیگا ف۱۶ یعنی حق اور باطل کی راہوں کو واضح کردینا اور حق پر دلائل قائم کرنا اور احکام بیان فرمانا ف۱۷ بطریق لزوم و دوام۔

ف۱۸ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۱۹ ایمان سے۔

ف۲۰ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کا خرچ کرنا ریا و نمائش سے پاک ہے۔

ف۲۱ شانِ نزول جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انھوں نے کہا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا کیوں کیا شاید بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انھوں نے اتنی گراں قیمت دیکر خریدا اور آزاد کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔

ف۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں عطا فرمائے گا۔

ف۱ سورۂ والضحیٰ مکیہ ہے اس میں ایک کوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایک سو بہتر حرف ہیں شانِ نزول ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحیٰ نازل ہوئی ف۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے مسئلہ چاشت کی نماز سنت ہے اور اس کا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے ف۳ اور اس کی تاریکی عام ہوجائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نورِ جمال مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپکے گیسوئے عنبریں سے (روح البیان) ف۴ یعنی آخرت دُنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپکے لیے مقام محمود و حوضِ مورود و غیر موعود اور تمام انبیاء و رُسل پر تقدم اور آپ کی اُمت کا تمام اُمتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَاٰوٰى ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷ وَوَجَدَكَ

ف۶ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور تمہیں حاجتمند

عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝۸ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا

پایا پھر غنی کر دیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور منگتا کو نہ جھڑکو

تَنْهَرْ ۝۱۰ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع

ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ انشراح مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِيْٓ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ

پیٹھ توڑی تھی ف۳ اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا ف۴ تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے

مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸ ع

بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ف۵ تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں ف۶ محنت کرو ف۷ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو ف۸

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ تین مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳

انجیر کی قسم اور زیتون ف۲ اور طور سینا ف۳ اور اس امان والے شہر کی ف۴

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت

سٰفِلِيْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ

کی طرف پھیر دیا ف۵ مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ انہیں بے حد ثواب

اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اسکے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنیوالے احوال آپ کے لیے گذشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپکے درجے بلند کریگا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب نیا وہ فرمائیگا اور ساعت بساعت آپکے مراتب ترقیوں میں رہیں گے ف۵ دنیا و آخرت میں ف۶ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپکو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی اُمت کا بہترین اُمم ہونا اور آپکے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اُٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں تمام حال بتایا اور عرض اُمت کا اظہار فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہو کہ ہم آپ کو آپ کی اُمت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت مقبول اور حسب مرضی مبارک گنہگاران اُمت بخشے جائیں گے سبحان اللہ کیا ع ۱۹ رتبہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لیے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لیے عطا عام کرتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا ذکر فرمایا جو آپکے ابتدائے حال سے آپ پر فرمائیں ف۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی والدہ ماجدہ کے بطن میں تھے حمل دو ماہ کا تھا کہ آپکے والد صاحب مدینہ شریفہ میں وفات پائی اور نہ کچھ مال چھوڑا نہ کوئی جگہ چھوڑی آپکی خدمت کے متکفل آپ کے دادا عبد المطلب ہوئے جب آپ کی عمر شریف چار یا چھ سال کی ہوئی تو والدہ صاحبہ نے بھی وفات پائی جب عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی تو آپکے دادا عبد المطلب نے بھی وفات پائی انھوں نے اپنی وفات سے پہلے اپنے فرزند ابو طالب کو جو آپکے حقیقی چچا تھے آپ کی خدمت و نگرانی کی وصیت کی ابو طالب آپکی خدمت میں سرگرم رہے یہاں تک کہ آپکو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے ایک معنی یہ بیان کیے ہیں کہ یتیم بمعنی یکتا و بے نظیر کے ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے دُرّہ یتیمہ اس تقدیر پر آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو عزو شرف میں یکتا و بے نظیر پایا اور آپ کو مقام قرب میں جگہ دی اور اپنی حفاظت میں آپکے دشمنوں کے اندر آپ کی پرورش فرمائی اور آپکو نبوت و اصطفا و رسالت کے ساتھ مشرف کیا (خازن و جمل و روح البیان) ف۸ اور غیب کے اسرار آپ پر کھول دیئے اور علوم ماکان و مایکون عطا کیے اپنی ذات و صفات کی معرفت میں سب سے بلند مرتبہ عنایت کیا مفسرین نے ایک معنی اس آیت کے یہ بھی بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا وارفتہ پایا کہ آپ اپنے نفس اور اپنے مراتب کی خبر بھی نہیں رکھتے تھے تو آپ کو آپکے ذات و صفات اور مراتب و درجات کی معرفت عطا فرمائی مسئلہ انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہوتے ہیں۔ نبوت سے قبل بھی نبوت کے بعد بھی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے صفات کے ہمیشہ سے عارف ہوتے ہیں ف۹ دولت قناعت عطا فرما کر بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تونگری کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی حقیقی تونگری نفس کا بے نیاز ہونا ف۱۰ جیسا کہ اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہ یتیموں کو دباتے اور ان پر زیادتی کرتے تھے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں وہ بہت اچھا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور وہ بہت بُرا گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا برتاؤ کیا جاتا ہے ف۱۱ یا کچھ دیدو

مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸﴾ ع

ہے ف۶ تو اب ف۷ کیا چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر باعث ہے ف۸ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّقِيْلَ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ علق مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں انیس آیتیں ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿۲﴾ ج

پڑھو اپنے رب کے نام سے ف۲ جس نے پیدا کیا ف۳ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ﴿۳﴾ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ

پڑھو ف۴ اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا ف۵ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا

يَعْلَمْ ﴿۵﴾ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى

ف۶ ہاں ہاں بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ف۷ بیشک تمہارے

رَبِّكَ الرُّجْعٰى ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ

رب ہی کی طرف پھرنا ہے ف۸ بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھے ف۹ بھلا دیکھو

اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ﴿۱۲﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ

تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا پرہیزگاری بتاتا تو کیا خوب تھا بھلا دیکھو تو اگر جھٹلایا ف۱۰ اور منہ

تَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا

پھیرا ف۱۱ تو کیا حال ہوگا کیا نہ جانا ف۱۲ کہ اللہ دیکھ رہا ہے ف۱۳ ہاں ہاں اگر باز نہ آیا ف۱۴ تو ضرور ہم پیشانی

بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ

کے بال پکڑ کر کھینچیں گے ف۱۵ کیسی پیشانی جھوٹی خطا کار اب پکارے اپنی مجلس کو ف۱۶ ابھی ہم

الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ ع السجدة ۵

سپاہیوں کو بلاتے ہیں ف۱۷ ہاں ہاں اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو ف۱۸ اور ہم سے قریب ہو جاؤ

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ قدر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پانچ آیتیں ہیں

یا حسن اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کر دو یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالب علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہیئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ ترش روئی و بد خلقی نہ کرنا چاہیئے ف۱۲ نعمتوں سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور وہ بھی جن کا حضور سے وعدہ فرمایا نعمتوں کے ذکر کا اس لیے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے ۔ ف۱ سورۂ الم نشرح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں ستائیس کلمے ایک سو تین حرف ہیں ف۲ یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت و معرفت اور موعظت و نبوت اور علم و حکمت کے لیے یہاں تک کہ عالم غیب و شہادت اس کی وسعت میں سما گئے اور علائق جسمانیہ انوار روحانیہ کیلئے مانع نہ ہو سکے اور علوم لدنیہ و حکم الٰہیہ و معارف ربانیہ و حقائق رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے اور ظاہری شرح صدر بھی بارہا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نزول وحی کے وقت اور شب معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے اس کی شکل یہ تھی کہ جبریل امین نے سینہ پاک کو چاک کر کے قلب مبارک نکالا اور زرین طشت میں آب زمزم سے غسل دیا اور نور و حکمت سے بھر کر اسکو اس کی جگہ رکھ دیا ف۳ اس بوجھ سے مراد یا وہ غم ہے جو آپ کو کفار کے ایمان نہ لانے سے رہتا تھا یا امت کے گناہوں کا غم جس میں قلب مبارک مشغول رہتا تھا مراد یہ ہے کہ ہم نے آپکو مقبول الشفاعت کر کے وہ بار غم دور کر دیا۔

ف۴ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپکا بھی ذکر کیا جائے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں تکبیر میں تشہد میں منبروں پر خطبوں میں جب اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے تو یہ سب بے کار دہ کافر ہی رہے گا قتادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارتا ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ آپکے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا ف۵ یعنی جو شدت و سختی کہ آپ کفار کے مقابلہ میں برداشت فرما رہے ہیں اس کے ساتھ ہی آسانی ہے کہ ہم آپ کو ان پر غلبہ عطا فرمائیں گے ف۶ یعنی آخرت کی ف۷ کہ دعا بعد نماز مقبول ہوتی ہے اس دعا سے مراد آخر نماز کی وہ دعا ہے جو نماز کے اندر ہو یا وہ دعا جو سلام کے بعد ہو اس میں اختلاف ہے ف۸ اسی کے فضل کے طالب رہو اور اسی پر توکل کرو ف۱ سورۂ والتین مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چونتیس ۳۴ کلمے ایک سو پانچ حرف ہیں ف۲ انجیر نہایت عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں سریع الہضم کثیر النفع ملین محلل دافع ریگ مفتح سدد جگر بدن کا فربہ کرنیوالا بلغم کو چھانٹنے والا زیتون ایک مبارک درخت ہے اسکا تیل روشنی کے کام میں بھی لایا جاتا ہے اور بجائے سالن کے بھی کھایا جاتا ہے یہ وصف دنیا کے کسی تیل میں نہیں اسکا درخت خشک پہاڑ میں پیدا ہوتا ہے جن میں دہنیت کا نام و نشان نہیں بغیر خدمت کے پرورش پاتا ہے ہزاروں برس رہتا ہے ان چیزوں میں قدرت الٰہی کے آثار ظاہر ہیں ف۳ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام سے مشرف فرمایا اور سینا اس جگہ کا نام ہے جہاں یہ پہاڑ واقع ہے یا یعنی خوش منظر کے ہے جہاں کثرت سے پھل دار درخت ہوں ف۴ یعنی مکہ مکرمہ کی۔

ف۵ یعنی بڑھاپے کی طرف جبکہ بدن ضعیف اعضا ناکارہ عقل ناقص پشت خم بال سفید ہو جاتے ہیں جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اپنے ضروریات انجام دینے میں مجبور ہو جاتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی تو کر گزاری نہ کی اور نافرمانی پر جما رہا اور ایمان نہ لایا تو جہنم کے اسفل ترین درکات کو ہم نے اس کا ٹھکانا کر دیا ف۶ اگرچہ ضعف پیری کے باعث وہ جوانی کی طرح کثیر طاعتیں بجا نہ لا سکیں اور ان کے عمل کم ہو جائیں لیکن کرم الٰہی سے انھیں وہی اجر ملے گا جو شباب اور قوت کے زمانہ میں عمل کرنے سے ملتا تھا اور اتنے ہی عمل ان کے لکھے جائیں گے ف۷ اس بیان قاطع برہان ساطع کے بعد اے کافر ف۸ اور تو اللہ تعالیٰ کی یہ قدرتیں دیکھنے کے باوجود کیوں بعث و حساب و جزا کا انکار کرتا ہے ـــــ ف۱ سورۂ اقرا اس کو سورۂ علق بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اس میں ایک رکوع انیس آیتیں بانوے کلمے دو سو اسی حرف ہیں اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں مَا لَمْ يَعْلَمْ تک غار حرا میں نازل ہوئیں فرشتے نے آکر حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا اِقْرَاْ یعنی پڑھیئے فرمایا ہم پڑھے نہیں اس نے سینہ سے لگا کر بہت زور سے دبایا پھر چھوڑ کر اقرا کہا پھر آپ نے وہی جواب دیا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا پھر اس کے ساتھ ساتھ آپ نے مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھا ف۲ یعنی قرات کی ابتدا ادا با اللہ تعالیٰ کے نام سے ہو اس تقدیر پر آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قرات کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ مستحب ہے ف۳ تمام خلق کو ف۴ دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لیے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قرات کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور امت کے تعلیم کیلئے پڑھیئے ف۵ اس سے کتابت کی فضیلت ثابت ہوئی

اور درحقیقت کتابت میں بڑے منافع ہیں کتابت ہی سے علوم ضبط میں آتے ہیں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں اور ان کے احوال اور ان کے کلام محفوظ رہتے ہیں کتابت نہ ہوتی تو دین و دنیا کے کام قائم نہ رہ سکتے ف۶ آدمی سے مراد یہاں حضرت آدم ہیں اور جو انھیں سکھایا اس سے مراد علم اسما اور ایک قول یہ ہے کہ انسان سے مراد یہاں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جمیع اشیاء کے علوم عطا فرمائے (معالم و خازن) ف۷ یعنی غفلت کا سبب دنیا کی محبت اور مال پر تکبر ہے یہ آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں اس کو کچھ مال ہاتھ آگیا تھا تو اس نے لباس اور سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کیے اور اس کا غرور اور تکبر بہت بڑھ گیا ف۸ یعنی انسان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ اسے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے تو سرکشی و طغیان اور غرور و تکبر کا انجام عذاب ہوگا ف۹ شان نزول یہ آیت بھی ابوجہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور لوگوں سے کہا تھا کہ اگر میں انھیں ایسا کرتا دیکھوں گا تو (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل ڈالوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر وہ اسی ارادۂ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھتے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر الٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضا کانپنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور دہشت ناک پر بندبازو پھیلائے ہوئے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے ف۱۰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ف۱۱ ایمان لانے سے ف۱۲ ابوجہل نے ف۱۳ اس کے فعل کو پس جزا دیگا ف۱۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایذا اور آپکی تکذیب سے ف۱۵ اور اسکو جہنم میں ڈالینگے ف۱۶ شان نزول جب ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز سے منع کیا تو حضور نے اسکو سختی سے جھڑک دیا اس پر اس نے کہا کہ آپ مجھے جھڑکتے ہیں خدا کی قسم میں آپ کے مقابل نوجوان سواروں اور پیدلوں سے اس جنگل کو بھر دونگا آپ جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ سے زیادہ بڑے جتھے اور مجلس والا کوئی نہیں ہے۔

ف۱۷ یعنی عذاب کے فرشتوں کو حدیث شریف میں ہے کہ اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو فرشتے اس کو بالاعلان گرفتار کرتے ف۱۸ یعنی نماز پڑھتے رہو۔ ——

ف۱ سورۃ القدر مدنیہ و بقولے مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیس کلمے ایک سو بارہ حرف ہیں ف۲ یعنی قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی ف۳ شب قدر شرف و برکت والی رات ہے اس کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس شب میں سال بھر کے احکام نافذ کیے جاتے ہیں اور ملائکہ کو سال بھر کے وظائف و خدمات پر مامور کیا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی شرافت و قدر کے باعث اس کو شب قدر کہتے ہیں اور یہ بھی منقول ہے کہ چونکہ اس شب میں اعمال صالحہ مقبول ہوتے ہیں دربارگاہ الٰہی میں انکی قدر کی جاتی ہے اس لیے اس کو شب قدر کہتے ہیں احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے اس رات میں ایمان و اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی اللہ تعالیٰ اور اس کے سال بھر کے گناہ بخشدیتا ہے آدمی کو چاہیئے کہ اس شب میں کثرت سے استغفار کرے اور رات عبادت میں گزارے سال بھر میں شب قدر ایک مرتبہ آتی ہے اور روایات کثیرہ سے ثابت ہے کہ وہ رمضان المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہوتی ہے اور اکثر اس کی بھی طاق راتوں میں سے کسی رات میں بعض علما کے نزدیک رمضان المبارک کی ستائیسویں رات شب قدر ہوتی ہے یہی حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس رات کے فضائل عظیمہ اگلی آیتوں میں ارشاد فرمائے جاتے ہیں ف۴ جو شب قدر سے خالی ہوا اس ایک رات میں نیک عمل کرنا ہزار راتوں کے عمل سے بہتر ہے حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امم گذشتہ کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو تمام رات عبادت کرتا تھا اور تمام دن جہاد میں مصروف رہتا تھا اس طرح اس نے ہزار مہینے گزارے تھے مسلمانوں کو اس سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی اور یہ آیت نازل کی کہ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (اخرجہ ابن جریر عن طریق مجاہد) یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے امتی شب قدر کی ایک رات عبادت کریں تو ان کا ثواب پچھلی امت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہو ف۵ زمین کی طرف اور جو بندہ کھڑا یا بیٹھا یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کو سلام کرتے ہیں اور اس کے حق میں دعا و استغفار کرتے ہیں ف۶ جو اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لیے مقدر فرمایا ف۷ بلاؤں اور آفتوں سے —— ف۱ سورۂ لم یکن اس کو سورۂ بینہ بھی کہتے ہیں جمہور کے نزدیک یہ سورۂ مدنیہ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت یہ ہے کہ مکیہ ہے اس سورت میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چورانوے کلمے تین سو ننانوے حرف ہیں ف۲ یہود و نصاریٰ ف۳ بت پرست ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوں کیونکہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تشریف آوری سے

إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَا أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ

بیشک ہم نے اسے ف۱ شب قدر میں اتارا ف۲ اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر شب

الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا

قدر ہزار مہینوں سے بہتر ف۳ اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں ف۴

بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے ف۵ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک ف۶

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ق

سورۂ بینہ مدنی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

هِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

اس میں آٹھ آیتیں ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ

کتابی کافر ف۲ اور مشرک ف۳ اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے

حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢

پاس روشن دلیل نہ آئے ف۴ وہ کون وہ اللہ کا رسول ف۵ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے ف۶

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنۢ

ان میں سیدھی باتیں لکھی ہیں ف۷ اور پھوٹ نہ پڑی کتاب والوں میں مگر بعد اس کے کہ وہ روشن

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ

دلیل ف۸ ان کے پاس تشریف لائے ف۹ اور ان لوگوں کو تو فقط یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر

لَهُ الدِّينَ ۝٥ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

عقیدہ لاتے ف۱۱ ایک طرف کے ہو کر ف۱۲ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین

دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝٦ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ

ہے بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب

فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٧ إِنَّ الَّذِينَ

جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں بے شک جو ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷ جَزَآؤُهُمْ

لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

کے رب کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸ ع

رہیں اللہ ان سے راضی ف۱۳ اور وہ اس سے راضی ف۱۴ یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ف۱۵

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَ

جب زمین تھرتھرا دی جائے ف۲ جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے ف۳ اور زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے ف۴ اور

قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى

آدمی کہے اسے کیا ہوا ف۵ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ف۶ اس لیے کہ تمہارے رب نے

لَهَا ۝۵ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ

اسے حکم بھیجا ف۷ اس دن لوگ اپنے رب کی طرف پھریں گے ف۸ کئی راہ ہو کر ف۹ تاکہ اپنا کیا فل دکھائے جائیں تو جو ایک ذرہ بھر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸ ع

بھلائی کرے اسے دیکھے گا جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا ف۱۰

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳

قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوئی ف۲ پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مار کر ف۳ پھر صبح ہوتے تاراج کرتے ہیں ف۴

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جا تے ہیں بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے

پہلے یہ تمام ہی کہتے تھے کہ ہم اپنا دین چھوڑنے والے نہیں جبتک کہ وہ نبی موعود تشریف فرما نہ ہوں جن کا ذکر توریت و انجیل میں ہے ف۵ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۶ یعنی قرآن مجید ف۷ حق و عدل کی۔ ف۸ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۹ مراد یہ ہے کہ پہلے سے تو سب اس پر متفق تھے کہ جب نبی موعود تشریف لائیں تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو بعض تو آپ پر ایمان لائے اور بعض نے حسداً و عناداً انکار اختیار کیا۔

ف۱۰ توریت و انجیل میں ف۱۱ اخلاص کے ساتھ شرک و نفاق سے دور رہ کر۔ ف۱۲ یعنی تمام دینوں کو چھوڑ کر خالص اسلام کے متبع ہو کر۔ ف۱۳ اور ان کے طاعت و اخلاص سے ف۱۴ اور اس کے کرم و عطا سے ف۱۵ اور اس کی نافرمانی سے بچے ——

ف۱ سورہ اذا زلزلت جس کو سورۂ زلزلہ بھی کہتے ہیں مکیہ و بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں ستینتیس ۳۷ کلمے اور ایک سو انتالیس ۱۳۹ حرف ہیں۔ ع ۱ ۸ ۲۳ ف۲ قیامت قائم ہونے کے نزدیک یا روز قیامت۔ ف۳ اور زمین پر کوئی درخت کوئی عمارت کوئی پہاڑ باقی نہ رہے ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے۔

ف۴ یعنی خزانے اور مُردے جو اس میں ہیں وہ سب نکل کر باہر آ پڑیں۔ ف۵ کہ ایسی مضطرب ہوئی اور اتنا شدید زلزلہ آیا کہ جو کچھ اس کے اندر تھا سب باہر پھینک دیا۔

ف۶ اور جو نیکی بدی اس پر کی گئی سب بیان کریگی حدیث شریف میں ہے کہ ہر مرد و عورت نے جو کچھ اس پر کیا اس کی گواہی دے گی کہے گی فلاں روز یہ کیا فلاں روز یہ (ترمذی) ف۷ کہ اپنی خبریں بیان کرے اور جو عمل اس پر کیے گئے ہیں انکی خبریں دے ف۸ موقف حساب سے۔

ف۹ کوئی دہنی طرف سے ہو کر جنت کی طرف جائے گا کوئی بائیں جانب سے دوزخ کی طرف۔

ف۱۰ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔ ع ۱ ۸ ۲۴ ف۱۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر مومن و کافر کو روز قیامت اس کے نیک و بد اعمال دکھائے جائیں گے مومن کو اس کی نیکیاں اور بدیاں دکھا کر اللہ تعالیٰ بدیاں بخش دیگا اور نیکیوں پر ثواب عطا فرمائے گا اور کافر کی نیکیاں رد کر دی جائیں گی کیونکہ کفر کے سبب اکارت ہو چکیں اور بدیوں پر اس کو عذاب کیا جائے گا محمد بن کعب قرظی نے فرمایا کہ کافر نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی تو وہ اس کی جزا دنیا ہی میں دیکھے گا یہاں تک کہ جب دُنیا سے نکلے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اور مومن اپنی بدیوں کی سزا دُنیا میں پائیگا تو آخرت میں اس کے ساتھ کوئی بدی نہ ہوگی اس آیت میں ترغیب ہے کہ نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور ترہیب ہے کہ گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے بعض مفسرین نے یہ فرمایا ہے کہ پہلی آیت مومنین کے حق میں ہے اور پچھلی کفار کے

ف۱ سورۂ والعٰدیٰت بقول حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدنیہ اس میں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس ۴۰ کلمے ایک سو تریسٹھ ۱۶۳ حرف ہیں ف۲ مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں ف۳ جب پتھریلی زمین پر چلتے ہیں۔ ف۴ دشمن کو۔

لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸

ف۵ اور بیشک وہ اس پر ف۶ خود گواہ ہے اور بیشک وہ مال کی چاہت میں ضرور کڑا ہے ف۷

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۝۱۰

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے ف۸ جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائے گی ف۹ جو سینوں میں ہے

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱ ع

بیشک ان کے رب کو اس دن ف۱۰ ان کی سب خبر ہے ف۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِىَ احْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳ يَوْمَ يَكُوْنُ

دل دہلانے والی کیا وہ دہلانے والی اور تو نے کیا جانا کیا ہے دہلانے والی جس دن آدمی ہوں

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵

گے جیسے پھیلے پتنگے ف۲ اور پہاڑ ہوں گے جیسے دھنکی اون ف۳

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ

تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں ف۴ وہ تو من مانتے عیش میں ہیں ف۵ اور جس کی

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱ ع

تولیں ہلکی پڑیں ف۶ وہ نیچا دکھانے والی گود ہے ف۷ اور تو نے کیا جانا کیا نیچا دکھانے والی ایک آگ شعلے مارتی ف۸

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِىَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں آٹھ آیتیں ہیں

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳

تمہیں غافل رکھا ف۲ مال کی زیادہ طلبی نے ف۳ یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا ف۴ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۵

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ

پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے ف۶ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے ف۷ بیشک ضرور

ف۵ کہ اس کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے ف۶ اپنے عمل سے ف۷ نہایت قوی و توانا ہے اور عبادت کے لیے کمزور ف۸ مردے ف۹ وہ حقیقت یا وہ نیکی و بدی ف۱۰ یعنی روز قیامت جو فیصلہ کا دن ہے ف۱۱ جیسی کہ ہمیشہ ہے تو انھیں اعمال نیک کا بدلہ دے گا ——— ف۱ سورۂ القارعہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں چھپنیں کلمے ایک سو باون حرف ہیں ف۲ مراد اس سے قیامت ہے جس کی ہول و ہیبت سے دل دہلیں گے اور قارعہ قیامت کے ناموں سے ایک نام ہے۔

ف۳ یعنی جس طرح پتنگے شعلہ پر گرنے کے وقت منتشر ہوتے ہیں اور ان کے لیے کوئی ایک جہت معین نہیں ہوتی ہر ایک دوسرے کے خلاف جہت سے جاتا ہے یہی حال روز قیامت خلق کے انتشار کا ہوگا۔

ف۴ جس کے اجزاء متفرق ہو کر اڑتے ہیں یہی حال قیامت کے ہول و دہشت سے پہاڑوں کا ہوگا۔

ف۵ اور وزن دار عمل یعنی نیکیاں زیادہ ہوئیں۔

ف۶ یعنی جنت میں مؤمن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی تو اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لیے جنت ہے اور کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی اور تول ہلکی پڑے گی کیونکہ کفار کے اعمال باطل ہیں ان کا کچھ وزن نہیں تو انھیں جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

ف۷ بسبب اس کے کہ وہ باطل کا اتباع کرتا تھا۔

ف۸ یعنی اس کا مسکن آتش دوزخ ہے۔

ف۹ جس میں انتہا کی سوزش و تیزی ہے (اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے

ف۱ سورۂ تکاثر مکیہ ہے اس میں ایک رکوع آٹھ آیتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بتیس حرف ہیں۔

ف۲ اللہ تعالیٰ کی طاعات سے۔

ف۳ اس سے معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص اور اس میں مفاخرت مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی سعادت اخرویہ سے محروم رہ جاتا ہے۔

ف۴ یعنی موت کے وقت تک حرص تمہارے دامنگیر خاطر رہی۔ حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین ہوتے ہیں دو لوٹ آتے ہیں ایک اس کے ساتھ رہ جاتا ہے ایک مال ایک اس کے اہل و اقارب ایک اس کا عمل عمل رہ جاتا ہے باقی دونوں واپس ہو جاتے ہیں (بخاری)

ف۵ نزع کے وقت اپنے اس حال کے نتیجۂ بد کو۔

ف۶ قبروں میں۔

ف۷ اور حرص مال میں مبتلا ہو کر آخرت سے غافل نہ ہوتے۔

الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

جہنم کو دیکھو گے ف۵ پھر بیشک ضرور اسے یقینی دیکھنا دیکھو گے پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی ف۶

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَ هِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اس زمانہ محبوب کی قسم ف۲ بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے ف۳ مگر جو ایمان لائے اور اچھے

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

کام کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی ف۴ اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ف۵

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَ هِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں نو آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

خرابی ہے اس کے لیے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے ف۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا ف۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائیگا ف۴ اور تو نے

اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى

کیا جانا کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے ف۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائے گی

الْاَفْـِٕدَةِ ۭ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

ف۶ بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ف۷ لمبے لمبے ستونوں میں ف۸

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَ هِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پانچ آیتیں ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۭ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا ف۲ کیا ان کا داؤں تباہی

ف۵ مرنے کے بعد ف۶ جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی تھیں صحت و فراغ و امن و عیش و مال وغیرہ جن سے دنیا میں لذتیں اٹھاتے تھے پوچھا جائے گا یہ چیزیں کس کام میں خرچ کیں ان کا کیا شکر ادا کیا اور ترک شکر پر عذاب کیا جائیگا ۔ ف۱ سورۂ والعصر جمہور کے نزدیک مکیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں چودہ ۱۴ کلمے اڑسٹھ حرف ہیں ف۲ عصر زمانہ کو کہتے ہیں اور زمانہ چونکہ عجائبات پر مشتمل ہے اس میں احوال کا تغیر و تبدل ناظر کے لیے عبرت کا سبب ہوتا ہے اور یہ چیزیں خالق حکیم کی قدرت و حکمت اور اس کی وحدانیت پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہو سکتا ہے کہ زمانہ کی قسم مراد ہو اور عصر اس وقت کو بھی کہتے ہیں جو غروب سے قبل ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ خاسر کے حق میں اس وقت کی قسم یاد فرمائی جائے جیسا کہ راجح کے حق میں ضحیٰ یعنی وقت چاشت کی قسم ذکر فرمائی گئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ عصر سے نماز عصر مراد ہو سکتی ہے جو دن کی عبادتوں میں سب سے پچھلی عبادت ہے اور سب سے لذیذ و راجح تفسیر وہی ہے جو حضرت مترجم قدس سرہٗ نے اختیار فرمائی کہ زمانہ سے مخصوص زمانہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مراد ہے جو بڑی خیر و برکت کا زمانہ اور تمام زمانوں میں سب سے زیادہ فضیلت و شرف والا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور کے زمانہ مبارک کی قسم یاد فرمائی جیسا کہ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ میں حضور کے مسکن و مکان کی قسم یاد فرمائی ہے جیسا کہ لَعَمْرُكَ میں آپ کی عمر شریف کی قسم یاد فرمائی اور اس میں شانِ محبوبیت کا اظہار ہے ف۳ کہ اس کی عمر جو اس کا راس المال ہے اور اصل پونجی ہے وہ ہر دم گھٹ رہی ہے ف۴ یعنی ایمان و عمل صالح کی ف۵ ان تکلیفوں اور مشقتوں پر جو دین کی راہ میں پیش آئیں یہ لوگ بفضل الٰہی ٹوٹے میں نہیں ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری نیکی اور طاعت میں گزری تو وہ نفع پانے والے ہیں

ف۱ سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں ایک رکوع نو آیتیں تیس ۳۰ کلمے ایک سو تیس ۱۳۰ حرف ہیں ف۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر زبان طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اخنس بن شریق و امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنے والے کیلئے عام ہے ف۳ مرنے نہ دیگا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا ف۴ یعنی جہنم کے اس درکہ میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالیگی ف۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتیٰ کہ سیاہ ہو گئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (ترمذی) ف۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائیگی اور جسم کے اندر بھی پہنچے گی اور دلوں کو بھی جلائیگی دل ایسی چیز ہیں جن کو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتش جہنم کا ان پر استیلا ہوگا اور موت آئیگی نہیں تو کیا حال ہوگا دلوں کو جلانا اس لیے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائد باطلہ و نیات فاسدہ کے ف۷ یعنی آگ میں ڈال کر دروازے بند کر دیے جائینگے ف۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشیں لوہے کے ستونوں سے مضبوط کر دیجائیگی کہ کبھی وہ دروازہ نہ کھلے بعض مفسرین نے یہ معنیٰ بیان کیے ہیں کہ دروازے بند کر کے آتشیں ستونوں سے ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔

ف۱ سورۂ الفیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس ۲۰ کلمے چھیاسی ۸۶ حرف ہیں ف۲ ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اس کا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعا میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنیوالے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا اس پر ابرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہل مکہ کے جانور قید کر لیے ان میں دو سو اونٹ عبد المطلب کے بھی تھے عبد المطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ ابرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کیے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں تمہارے خدا کو ڈھانے کے لیے آیا ہوں اور وہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے تم اس کے لیے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کے لیے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کے لیے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبد المطلب نے قریش کو حال سنایا اور انھیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزیں ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبد المطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم

فِیْ تَضْلِیْلٍ ۲ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۳ تَرْمِیْهِمْ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں ف۳ کہ انھیں کنکر

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۵

کے پتھروں سے مارتے ف۴ تو انھیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی ف۵

سُوْرَةُ قُرَیْشٍ مَّكِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قف وَهِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ

سورۂ قریش مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چار آیتیں ہیں

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۲ فَلْیَعْبُدُوْا

اس لیے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا ف۲ تو انھیں چاہیے

رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۳ الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۴

اس گھر کے ف۳ رب کی بندگی کریں جس نے انھیں بھوک میں ف۴ کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ف۵

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قف وَهِیَ سَبْعُ اٰیَاتٍ

سورۂ ماعون مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں سات آیتیں ہیں

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۱ فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۲

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۲ پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ف۳

وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۳ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۴ الَّذِیْنَ هُمْ

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا ف۴ تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۵ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۶ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۷

بھولے بیٹھے ہیں ف۵ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں ف۶ اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے ف۷

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قف وَهِیَ ثَلٰثُ اٰیَاتٍ

سورۂ کوثر مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں ہیں

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۲ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۳

اے محبوب بیشک ہم نے تمھیں بیشمار خوبیاں عطا فرمائیں ف۲ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو ف۳ اور قربانی کرو ف۴ بیشک جو تمھارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ف۵

دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اُٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اس کا رُخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے ف۳ جو سمندر کی جانب سے فوج فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقار میں ف۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکل کر جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا ف۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی — ف۱ سورۃ القریش بقول اصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چار آیتیں ستر کلمے تہتر حرف ہیں ف۲ یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بیشمار ہیں ان میں سے ایک نعمت ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی ان کی محبت ان میں ڈالی جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کے لیے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انھیں اہل حرم کہتے تھے اور ان کی عزت و حرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اقامت کرنے کے لیے سرمایہ بہم پہنچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسباب معاش اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ف۳ یعنی کعبہ شریف کے ف۴ جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے ف۵ بسبب حرم شریف کے اور بسبب اہل مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا باوجودیکہ اطراف و حوالی میں قتل و غارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ انھیں خدام سے امن دی کہ انکے شہر میں انھیں کبھی خدام نہ ہوں گا یا یہ مراد کہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے انھیں خوف عظیم سے امان عطا فرمائی —

ف۱ سورۂ ماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس ۲۵ کلمے ایک سو پچیس ۱۲۵ حرف ہیں ف۲ یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے۔ شانِ نزول یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں ف۳ اور اس پر شدت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا ف۴ یعنی نہ خود دیتا ہے نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہا درجہ کا بخیل ہے ف۵ مراد اس سے منافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے معتقد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں۔ اور دکھانے کے لیے اُٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔ ف۶ عبادتوں میں آگے اُن کے بخل کا بیان فرمایا جاتا ہے ف۷ مثل سوئی دہانڈی دیالے کے ف۸ مسئلہ علماء نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انھیں عاریۃً دیا کرے —

ف۱ سورۃ الکوثر جمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں ف۲ اور فضائل کثیرہ عنایت کر کے تمام خلق پر افضل کیا حسن ظاہر بھی دیا حسن باطن بھی نسب عالی بھی نبوت بھی کتاب بھی حکمت بھی علم بھی شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جنکی نہایت نہیں ف۳ جس نے تمھیں عزت و شرافت دی ف۴ اس کے لیے اسکے نام پر بخلاف بت پرستوں کے جو بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نماز عید مراد ہے ف۵ نہ آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونیوالے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو ابتر یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا — ف۱ سورۃ الکافرون مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حرف ہیں شانِ نزول قریش کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجیے ہم آپکے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں۔ ایک سال ہم آپ کے معبودوں کی عبادت کریں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجیے

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں چھ آیتیں ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ

تم فرماؤ اے کافرو ف۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَآ اَنْتُمْ

میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾

پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ف۳

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں تین آیتیں ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ف۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

ہوتے ہیں ف۳ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ف۴ بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنیوالا ہے ف۵

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں پانچ آیتیں ہیں

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۭ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۭ﴿۲﴾

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا ف۲ اُسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا ف۳

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۙ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ﴿۴﴾

اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو ف۴ لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا ف۵

ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لیگئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انھیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا رہوئے ف۲ مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں ف۳ یعنی تمہارے لیے تمہارا کفر اور میرے لیے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے (وہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال) ۔ ف۱ سورۂ نصر مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں ستائیس کلمے ستتر حرف ہیں ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتح مکہ ف۳ جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ افواج در افواج عرض سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے ف۴ امت کیلئے ف۵ اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اس کے بعد آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوئی اس کے نازل ہونے کے بعد اسی روز سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۃ الکلالۃ نازل ہوئی اس کے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ نازل ہوئی اسکے بعد اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب حضور دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے اسکی بقا قبول فرمائے اس بندہ نے لقاء الٰہی اختیار کی یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آبا ہماری اولادیں سب قربان۔

ف۱ سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بنیس کلمے ستتر حرف ہیں شان نزول جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اس پر ابولہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ف۲ ابولہب کا نام عبد العزیٰ ہے یہ عبد المطلب کا بیٹا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اسکی ذات ہے ف۳ یعنی اس کی اولاد مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سُنی تو کہنے لگا جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لیے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دونگا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنیوالی نہیں ف۴ ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابوسفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولت مند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لاکر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذاء و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک فرشتے بحکم الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی ۔ ف۱ سورۂ اخلاص مکیہ بقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اسکو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا ہے یعنی تین مرتبہ اسکو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کریگی (ترمذی) شان نزول کفار عرب نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رب العزت عزوجلالہ تبارک و تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کیے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا ہے کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے انوار کے بیان سے مضمحل کر دیا ف۲ ربوبیت و الوہیت میں صفات عظمت و کمال کے ساتھ موصوف ہے مثل و نظیر و شبیہ سے پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ف۳ ہر چیز سے بے نیاز ہے نہ کھائے نہ پیئے

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ③

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے ف۲ اللہ بے نیاز ہے ف۳ نہ اس کی کوئی اولاد ف۴ اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ف۵

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ ④

اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی ف۶

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ② وَمِنْ شَرِّ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنیوالا ہے ف۲ اس کی سب مخلوق کی شر سے ف۳ اور اندھیری ڈالنے والے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ ③ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ ④ وَمِنْ

کے شر سے جب وہ ڈوبے ف۴ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں ف۵ اور حسد والے

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ف۶

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مدنی ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے اس میں چھ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ ① مَلِكِ النَّاسِ ۙ ② اِلٰهِ النَّاسِ ۙ ③

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ف۲ سب لوگوں کا بادشاہ ف۳ سب لوگوں کا خدا ف۴

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ ④ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ف۵ اور دبک رہے ف۶ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے

صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ ⑤ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⑥

ڈالتے ہیں جن اور آدمی ف۷

ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے ف۴ کیونکہ کوئی اس کا مجانس نہیں ف۵ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے ف۶ یعنی کوئی اس کا ہمتا و عدیل نہیں اس سورت کی چند آیتوں میں علم الٰہیات کے نفیس و اعلیٰ مطالب بیان فرما دیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب خانے لبریز ہو جائیں ف۱ سورۂ فلق مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے (وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ) اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیئیس کلمے چوہتر حرف ہیں۔

شانِ نزول یہ سورت اور سورۃ الناس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا قلب و عقل و اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبریل آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا انھوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۂ فلق میں ہر ایک آیت پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالکل تندرست ہو گئے مسئلہ تعویذ اور عمل جس میں کوئی کلمۂ کفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیات قرآنیہ سے کیے جائیں یا احادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لیے عمل کروں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو اجازت دیدی (ترمذی) و تعوذ میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف کے ساتھ ذکر اسلیے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شب تار میں آدمی طلوع صبح کا انتظار کرتا ہے ایسا ہی خائف امن راحت کا منتظر رہتا ہے، علاوہ یں صبح اہل اضطرار و اضطراب کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونیکا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت ارباب کرب و غم کو کشائش دیجاتی ہے اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنیوالے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فلق جہنم میں ایک وادی ہے ف۳ جاندار ہو یا بیجان مکلف ہو یا غیر مکلف بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد یہاں خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اسی اور اس کے اعوان و لشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں ف۴ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا اے عائشہ اللہ کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لیے ہیں اسی وقت کیے جاتے ہیں ف۵ یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لبید کی لڑکیاں مسئلہ گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیات قرآن یا اسماء الٰہی دم کرنا جائز ہے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور معوذات پڑھ کر اس پر دم فرماتے ف۶ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زوال نعمت کی تمنا کرے یہاں حاسد سے یہود مراد ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے سرزد ہوا ف۱ سورۃ الناس بقول اصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اور اناسی حرف ہیں ف۲ سب کا خالق مالک ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لیے ہے کہ انھیں اشرف المخلوقات کیا ف۳ ان کے کاموں کی تدبیر کرنیوالا ف۴ کہ الٰہ اور معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے ف۵ مراد اس سے شیطان ہے ف۶ یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے ف۷ یہ بیان وسوسے ڈالنے والے شیطان کا ہے کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین انس بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ شیاطین جن کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین انس کے شر سے بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دست مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورۂ قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے